THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the June 25, 2021
(312th Session)
Volume VII, No.08
(Nos. 01-08)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VII SP.VII (08)/2021
No.08 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Points raised by Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition regarding House Business and Strike by Oil Tankers Association 2
   - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 3
4. Request for a Judicial Inquiry by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen after the death of Senator Usman Khan Kakar 4
   - Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition 6
   - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics Control 7
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Power regarding the Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2021 8
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Islamabad Rent Restriction (Amendment) Bill, 2020 9
7. Introduction of the National Vocational and Technical Training Commission (Amendment) Bill, 2021] 9
8. Fateha 9
9. Introduction of the Hyderabad Institute for Technical and Management Sciences Bill, 2021 10
10. Introduction of the National College of Arts Institute Bill, 2021 10
11. Introduction of the Pakistan Academy of Letters (Amendment) Bill, 2021 11
12. Introduction of the Loans for Agricultural, Commercial and Industrial Purposes (Amendment) Bill, 2021 11
13. Introduction of the Financial Institutions (Secured Transactions) (Amendment) Bill, 2021 12
14. Introduction of the SBP Banking Services Corporation (Amendment) Bill, 2021 12
15. Introduction of the Companies (Amendment) Bill, 2021 13
16. Introduction of the Corporate Restructuring Companies (Amendment) Bill, 2021 13
17. Introduction of the Global Change Impact Studies Centre (Amendment) Bill, 2021 14
18. Introduction of the Protection of Communal Properties of Minorities (Amendment) Bill, 2021 14
19. Introduction of the Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation Bill, 2021 15
20. Introduction of the COVID-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2021 16
21. Introduction of the Port Qasim Authority (Amendment) Bill, 2021 16

22. Introduction of the Pakistan National Shipping Corporation (Amendment) Bill, 2021 17
23. Introduction of the Gwadar Port Authority (Amendment) Bill, 2021 17
24. Introduction of the Maritime Security Agency (Amendment) Bill, 2021 18
25. Introduction of the Al-Karam International Institute Bill,2021 18
26. Further discussion on the Budget 2021-22 20
- Senator Syed Faisal Ali Subzwari 20
- Senator Mushahid Hussain Sayed 28
- Senator Muhammad Abdul Qadir 35
- Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Railways 40
- Senator Mian Raza Rabbani 43
- Statement by Mr. Shaukat Fayyaz Ahmed Tarin, Minister for Finance on the Finance Bill, 2021-22 50

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the June 25, 2021

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty six minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

ترجمہ: اور جب (کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور جب تول کر دو۔ تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے۔ اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور باز پرس ہو گی۔ اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل تو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں (کی چوٹی) تک پہنچ جائے گا۔ ان سب (عادتوں) کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل آیات (35تا37)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: السلام علیکم۔ آپ سب کو جمعہ مبارک ہو۔ اب leave applications لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 25 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 اور 25 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیونکہ انہوں نے عدالت جانا تھا۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 25 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مورخہ 25 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

Points raised by Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition regarding House Business and Strike by Oil Tankers Association

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! ہم نے کل یہاں کافی دیر تک session کیا اور اس وقت بھی کوئی indication نہیں تھی کہ کسی قسم کے ایجنڈے پر کوئی بات ہو گی۔ رات کو 12 بجے ہمیں اطلاع ملی کہ 40 items آ گئے ہیں، اب آپ خود سوچیں کہ کوئی بھی average normal human being 40 items کی تیاری کر سکتے ہیں

اور یہاں پر جو employees and officers کام کرتے ہیں وہ بے چارے سارا دن کام کرتے ہیں اور رات کو 12 بجے پھر ہم انہیں کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کام کریں۔ اس لیے کم از کم اتنا ضرور کریں کہ اگر کوئی چیز ایجنڈے پر لے کر آنی ہے تو ہمیں دو دن تو دیں تاکہ ہم بھی کچھ دیکھ سکیں۔۔۔

جناب چیئرمین: گیلانی صاحب، گزارش یہ ہے کہ آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ ایک تو یہ سارے کمیٹیوں میں جائیں گے، دوسرا یہ کہ آج last working day ہے اور کمیٹیاں اپنا کام کریں کیونکہ دو ماہ سے کام نہیں ہوا تھا۔ اس کے علاوہ جب رات کو اجلاس ختم ہوتا ہے تو Government اگلے دن کا agenda دیتی ہے، ہم تو پابند ہیں۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: چیئرمین صاحب دیکھیں، صرف یہ بات ہے کہ we will refer it to the Committee and I will convince my Members کہ آپ relax ہوں کیونکہ یہ کمیٹی میں چلا جائے گا۔ This is not the answer, ہمیں زیادہ وقت دینا چاہیے اور میں ایک point of order پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ آج Ministers بیٹھے ہیں، oil tankers are on strike for the last two/ three days اور آج یہاں آنے سے پہلے میں T.V پر دیکھ رہا تھا کہ شاید ہم مذاکرات کریں گے، مگر جب shortage ہو گی تو آپ اس مہنگائی کو کیسے کنٹرول کر سکیں گے، when we are discussing budget تو ایسی چیزوں کو بہت جلد take-up کرنا چاہیے، اس پر جب delay ہو گا

that will be out of control. Thank you very much.

جناب چیئرمین: Leader of the House جی۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب آپ نے خود بھی ایجنڈے کے بارے میں فرما دیا ہے اور مجھے Leader of the Opposition کا بڑا احترام ہے، گزارش یہ ہے کہ اس اجلاس کا آج last day ہے اور اس کے بعد ایک لمبی recess ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری جو کمیٹیاں ہیں وہ کام کریں، legislation جو کہ اس ایوان کا اصل کام ہے اور اس کی جو روح ہے وہ کمیٹیوں کا کام ہے، گزارش یہ تھی کہ یہ اس لیے ایجنڈے پر لانا پڑا تاکہ یہ یہاں سے کمیٹیوں کو refer

ہو جائے اور اس recess کے دوران کمیٹیاں اپنا کام کرتی رہیں، انہیں وقت بھی ملے تاکہ وہ زیادہ بہتر طریقے سے کام کر سکیں وہاں پر جو ترامیم لانی ہیں اور کمیٹیاں ایک ایسا forum ہے جہاں پر ہماری جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں ان سب کی وہاں پر representation ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ جیسا ہم نے recent past میں دیکھا کہ اچھا کام ہوا، وہاں اور بھرپور کام ہو سکے اور اچھے طریقے سے بل تیار کر کے ایوان میں لائیں اور پھر اس پر debate ہو سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رضا صاحب اس طرح تو پھر debate شروع ہو جائے گی، ابھی مجھے بل لینے دیں۔ رضا صاحب میری گزارش ہے، آج میری آپ سے پہلی دفعہ گزارش ہے، آپ کی گزارشات ہمیشہ مانتے رہے ہیں، چلیں بیٹھ جائیں۔ میں یہ بل لینے کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔ سینیٹر سردار محمد شفیق ترین صاحب۔

Request for a Judicial Inquiry by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen after the death of Senator Usman Khan Kakar

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جناب چیئرمین! شکریہ، کہ آپ نے مجھے floor دیا، میں آپ کے سامنے کچھ ضروری گزارشات رکھوں گا۔ آپ کا اور اس ایوان میں بیٹھے سب لوگوں کا شکریہ کہ آپ لوگوں نے عثمان خان کاکڑ صاحب کی شہادت پر resolution pass کی اور سارے ایوان نے اس پر تقریباً دو گھنٹے تک debate کی تھی، چونکہ میں یہاں پر نہیں تھا، میں عثمان خان کاکڑ صاحب کے ساتھ ہسپتال گیا تھا جہاں پر آپ بھی آئے تھے۔ اس حوالے سے جناب چیئرمین آپ کی اجازت سے میں دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین! 17 جون کو دن کے پانچ سے چھ بجے کے دوران عثمان خان کاکڑ صاحب اپنے گھر واقعہ شہباز ٹاؤن کوئٹہ میں زخمی حالت میں پائے گئے تھے۔ اس کے بعد ان کے گھر والوں نے اور آس پاس کے ہمسائیوں نے انہیں وہاں پر ایک private hospital shift کیا، وہاں پر ڈاکٹروں نے جب ان کی حالت دیکھی تو انہوں نے کہا کہ انہیں ایک severe head injury آئی ہے اور internal bleeding ہو رہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ان کی internal bleeding کے سلسلے میں سرجری کی تھی۔ بعد میں ڈاکٹروں نے ان کے party members وغیرہ کو بتایا تھا کہ ان کی حالت بہت serious ہے۔ اس وقت ہم انہیں کراچی

لے جانے کے لیے بھی recommend نہیں کر سکتے ہیں۔ شام کو بلوچستان ہائی کورٹ کے Chief Justice جمال مندوخیل صاحب اور ہاشم خان کاکڑ صاحب آئے، انہوں نے اگلے روز ڈاکٹروں کی ٹیم، ان کے خاندان کے لوگوں اور ان کی جماعت کے نمائندوں کو بلایا اور سب نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم انہیں آغا خان ہسپتال کراچی منتقل کر دیں۔ اگلے روز ہم نے انہیں air ambulance کے ذریعے آغا خان ہسپتال کراچی منتقل کیا۔ میں یہاں سے وہاں چلا گیا اور محترمہ شیریں رحمٰن صاحبہ سے گزارش کی تھی وہ سندھ حکومت کو arrangement کے لیے بتا دیں، انہوں نے وہاں پر arrangement کی تھی، ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آغا خان ہسپتال میں Secretary Health, Deputy Commissioner, سندھ کے وزراء اور چیئرمین صاحب آپ بھی تشریف لائے تھے۔ اگلے روز جب ڈاکٹروں نے ان کے مزید test کیے تو اس میں یہ بات declare ہوئی کہ ان کے دماغ کو blood supply 100% dead ہے اور انہیں جو چوٹ آئی ہے وہ اتنی شدید ہے کہ اگر آپ کسی بندے کو دس منزلہ عمارت سے سر کے بل گرائیں اور اس کے اندر بہت زیادہ damages ہوئے ہیں۔ ایسا simple نہیں لگ رہا جیسا کہ پہلے کہہ رہے تھے کہ brain haemorrhage ہوا ہے۔ بعد میں معلومات کی گئیں تو پتا چلا کہ ان کے گھر میں بھی دو تین بندے گھسے تھے، اس وقت گھر میں اور کوئی نہیں تھا صرف ان کی ایک بارہ سالہ بیٹی تھی، ملازم باہر گیا تھا اور گیٹ کھلا ہوا تھا، بہت سے سوالات اٹھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ عثمان خان کاکڑ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں آپ کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ مجھے threats مل رہے ہیں اور اگر کل کو میں نہیں رہا تو میری موت یا شہادت کو گم کھاتے میں نہ ڈالا جائے۔ ان کی تدفین کے بعد جب ان کا خاندان اور ہم سب فارغ ہوئے تو سب نے یہ فیصلہ کیا ہم نے حکومت سے یہ مطالبہ کرنا ہے کہ اس واقعہ کی judicial inquiry کروائی جائے اور ہمارے سینیٹ کے جو اراکین ہیں ان کے ذریعے سے inquiry کی جائے۔ وہ طبعی موت سے شہید نہیں ہوئے ہیں، عثمان خان کاکڑ کو شہید کیا گیا ہے۔ ہم اپنے تمام اراکین سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ ہمارا جائز مطالبہ ہے، اگر ہمارا مطالبہ ناجائز ہے تو ہمیں بتا دیں کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ ان کے تمام معاملات اور ہم نے جو وہاں پر investigation کی تو ان کے family members نے کہا ہے کہ 100% انہیں کسی نے شہید کیا ہے۔ ہماری تمام اراکین

سے گزارش ہے کہ اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیں، عثمان خان کاکڑ صاحب اس ایوان کے معزز رکن تھے، انہوں نے یہاں پر سب کے سامنے یہ کہا تھا کہ میرے ساتھ یہ ہونے والا ہے، یہ سب اس بات کے گواہ ہیں۔ اگر ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو کل کو کوئی بھی کسی کے لیے کچھ نہیں کر سکے گا۔ ہماری گزارش ہے کہ اس معاملے پر ایک inquiry commission بنایا جائے جو کہ سپریم کورٹ کے ججز یا اس پارلیمان کے اراکین پر مشتمل ہو تاکہ اس واقعہ کی اصل وجوہات سامنے لائی جائیں۔ مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین: Leader of the Opposition کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! کل رضا ربانی صاحب نے ایک lunch کا بندوبست کیا ہوا تھا، تمام سینیٹرز وہیں تھے اور بہت سے سینیٹرز کے ساتھ انہوں نے مجھے approach کیا اور کہا کہ اس issue کے لیے سینیٹ میں آپ سے گزارش کی جائے کیونکہ you hail from Balochistan. اس کے لیے آپ خود بھی گئے ہیں تو اس کے لیے ان کی جو تشنگی ہے، اس کو overcome کرنے کے لیے آپ کچھ کریں۔ مسلم لیگ سے جو ہمارے دوست تھے، پیپلز پارٹی سے تھے، میں نے کہا کہ میں بھی بات کروں گا but I will talk to my leadership as well. Then I went to Chairman Bilawal Bhutto sahib. میں نے ان سے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ہمارا سیشن آج ختم ہو جائے تو آپ اور شہباز شریف صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن مل کر اس کے لیے کوئی strategy بنائیں مگر since the matter has been raised and Federal Ministers are sitting تو ان کی بات بھی آپ سن لیں۔ میرے خیال میں ان کا جو ایک مطالبہ ہے، یہ جائز ہے۔ ایک چیز جو بڑھتی جائے گی، اسے ختم ہونا چاہیے۔ پتا ہونا چاہیے کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔ آپ جو موزوں سمجھیں، اس کے لیے آپ proceed کریں۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی ہاؤس پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: عثمان کاکڑ ہمارے ایک نہایت ہی محترم colleague تھے۔ جس دن یہ واقعہ ہوا، اس دن پورے ہاؤس نے ایک تعزیتی ریفرنس بھی کیا اور سب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریباً سب کے خیالات ان کی ذات کے متعلق، ان کے کردار کے متعلق ایک جیسے تھے۔

محترم شفیق ترین صاحب اس دن نہیں تھے، آج یہ یہاں پر موجود ہیں تو میں اس موقع کی مناسبت سے عثمان کاکڑ صاحب کی رحلت کے حوالے سے ان سے بھی personally اظہارِ تعزیت کرنا چاہوں گا۔

جناب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ واقعہ بلوچستان میں پیش آیا تھا، بلوچستان حکومت نے اس میں بھرپور تعاون کیا۔ ہم خاص طور پر سندھ حکومت کے شکر گزار ہیں کہ سندھ حکومت نے خصوصی ایئر ایمبولینس بھیجی، ان کو سندھ لے جایا گیا، وہاں آغا خان ہسپتال میں ان کا علاج ہوا مگر وہ جانبر نہ ہوسکے۔ اس کے بعد وہاں پر سندھ حکومت نے ان کا پوسٹ مارٹم بھی کروایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی بات ہے کہ وہاں ان کا پوسٹ مارٹم ہوا کیونکہ وہ ایک بنیادی دستاویز بنتی ہے اس حوالے سے کہ جن شکوک و شبہات کا یہاں پر اظہار کیا جارہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پوسٹ مارٹم رپورٹ کو بھی دیکھ لیا جائے اور باقی یہ ہے کہ چونکہ law and order کا مسئلہ basically صوبائی ہوتا ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ شکوک و شبہات نہیں رہنے چاہییں کیونکہ یہ چیزیں پھر آگے چل کر haunt کرتی ہیں۔ جو بھی طریقہ کار بنتا ہے، اس حساب سے ان کی فیملی کی داد رسی ہونی چاہیے۔ اس میں تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Narcotics Control

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے ریلوے): شکریہ جناب۔ شفیق ترین صاحب نے جو بات کی ہے، پھر لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس نے جو کہا ہے، یہ اتنا سنجیدہ اور sensitive مسئلہ ہے کہ جس پر حکومت کو قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ تو ایک بڑی شخصیت تھی جس کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے ہر شہری کے حوالے سے ہمارا یہ فرض ہے، اگر کوئی عام شہری بھی اس حالت میں اس دنیا سے رحلت کر جائے تو حکومت کا فرض ہے کہ یہ جو بھی avenue استعمال کرنا چاہیں، کریں۔ حکومت کو نہ صرف کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ حکومت ان شاءاللہ، ان کے ساتھ ہر طرح کی معاونت کرنے کے لیے کھڑی ہے، اس لیے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہیے۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت sensitive مسئلہ ہے، میرے لیے، اس ایوان کے لیے اور دونوں طرف کی شخصیات کے لیے۔ میں زیادہ بات نہیں کرتا اور یہ نہیں

کہنا چاہتا کہ لاش کے اوپر سیاست ہونی چاہیے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت تیار ہے، جس طرح سے تسلی کرنا چاہیں اس کے لیے ہم ہر طرح کے resources دیں گے اور معاونت کریں گے۔ اس کے ساتھ سندھ اور بلوچستان کی حکومتوں نے جو اپنا فرض ادا کیا ہے، قائد ایوان نے تو کہہ دیا لیکن میں دوبارہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: تارڑ صاحب! اب اس پر سب لوگوں نے speech کرلی، بات بھی ہو گئی ہے۔ اس دن ہم نے اڑھائی گھنٹہ پورا سیشن اس پر چلایا، اب آپ نے جو issue raise کیا ہے، انہوں نے بھی accept کرلیا ہے۔ ہم لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کے ساتھ بیٹھ کر اور حکومت کو بھی on board لے کر کوئی طریقہ بنائیں گے، ان شاء اللہ۔

Order No.2, Senator Saifullah Abro, Chairman, Standing Committee on Power may move the Order.

Presentation of Report of the Standing Committee on Power regarding the Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2021

Senator Saifullah Abro: I, Chairman, Standing Committee on Power, present report of the Committee on the Bill further to amend the Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Act, 1997 [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2021].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.3 stands in the name of Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior. On his behalf, Abro sahib may move the Order.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Islamabad Rent Restriction (Amendment) Bill, 2020

Senator Saifullah Abro: On behalf of Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, I hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Islamabad Rent Restriction Ordinance, 2001 [The Islamabad Rent Restriction (Amendment) Bill, 2020].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.4 stands in the name of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture. He may please move the Order.

Introduction of the National Vocational and Technical Training Commission (Amendment) Bill, 2021]

Mr. Shafqat Mahmood (Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture): I seek to move that the Bill to amend the National vocational and Technical Training Commission Act, 2011 [The National Vocational and Technical Training Commission (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

Fateha

جناب چیئرمین: آج صبح ایف۔ سی کے جو لوگ ڈکی میں شہید ہوئے ہیں ان کے لیے دعا کر لیتے ہیں۔ مولانا عطاالرحمٰن صاحب دعا کریں۔

(اس موقع پر شہید ہونے والے ایف۔ سی کے جوانوں کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Chairman: Order No.6 stands in the name of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture. He may please move the Order.

Introduction of the Hyderabad Institute for Technical and Management Sciences Bill, 2021

Mr. Shafqat Mahmood: Mr. Chairman, I seek to move that the Bill to provide for the establishment of Hyderabad Institute for Technical and Management Sciences as the degree awarding institute [The Hyderabad Institute for Technical and Management Sciences Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 8 stands in the name of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture. He may please move the Order.

Introduction of the National College of Arts Institute Bill, 2021

Mr. Shafqat Mahmood: Honourable Chairman, I seek to move that the Bill to reconstitute National College of Arts [The National College of Arts Institute Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture may move Order No.10.

Introduction of the Pakistan Academy of Letters (Amendment) Bill, 2021

Mr. Shafqat Mahmood: Mr. Chairman, I seek to move that the Bill to amend the Pakistan Academy of Letters Act, 2013 [The Pakistan Academy of Letters (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.12. Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 12.

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): شکریہ، جناب چیئرمین! میں Order No.12 move کرنے سے پہلے ایک دعا بھی کرنا چاہتا ہوں کہ رات کو خبر چل رہی تھی کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب بیمار ہیں، مولانا عطا الرحمٰن صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ میں اپنی، حکومت کی طرف سے، عمران خان صاحب اور پارلیمنٹ کی طرف سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ (عربی)۔

جناب چیئرمین: آمین۔ اللہ انہیں صحت عطا فرمائے۔ جی۔

Introduction of the Loans for Agricultural, Commercial and Industrial Purposes (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue want to move that the Bill further to amend the Loans for Agricultural, Commercial and Industrial Purposes Act, 1973 in its application to such areas in the Federation as are not included in any Province [The Loans for Agricultural, Commercial and Industrial Purposes

(Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 14. Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 14.

Introduction of the Financial Institutions (Secured Transactions) (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue want to move that the Bill to amend the Financial Institutions (Secured Transactions) Act, 2016 [The financial Institutions (Secured Transactions) (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.16. Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No.16.

Introduction of the SBP Banking Services Corporation (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue want to move that the Bill further to amend the SBP Banking Services Corporation Ordinance, 2001 [The SBP Banking Services Corporation (Amendment) Bill,

2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 18. Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 18.

Introduction of the Companies (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue want to move that the Bill further to amend the Companies Act, 2017 [The Companies (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 20. Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 20.

Introduction of the Corporate Restructuring Companies (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue want to move that the Bill further to amend the Corporate Restructuring Companies Act, 2016 [The Corporate Restructuring Companies (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 22. Ms. Zartaj Gul, Minister of State for Climate Change.

زرتاج صاحبہ! کدھر ہیں؟

جناب علی محمد خان: جناب والا! وہ آ رہی ہیں۔

Mr. Chairman: Please move Order No. 22.

Introduction of the Global Change Impact Studies Centre (Amendment) Bill, 2021

جناب علی محمد خان: جناب والا! آپ یہ سارا کچھ کمیٹی میں بھیج رہے ہیں، وہ اتنی محنت کرتی ہیں، اس والے کو تو pass کر دیں۔

Sir, I on behalf of Ms. Zartaj Gul, Minister of State for Climate Change want to move that the Bill to amend the Global Change Impact Studies Centre Act, 2013 [The Global Change Impact Studies Centre (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: مجھے پتا ہے کہ شیری رحمٰن اسے آج ہی pass کر دیں گی۔

Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 24. Mr. Noor-ul-Haq Qadri, Minister for Religious Affairs and Inter-faith Harmony, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 24.

Introduction of the Protection of Communal Properties of Minorities (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Noor-ul-Haq Qadri, Minister for Religious Affairs and Inter-faith Harmony want to move that the Bill further to

amend the Protection of Communal Properties of Minorities Ordinance, 2001 [The Protection of Communal Properties of Minorities (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 26. Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 26.

Introduction of the Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation Bill, 2021

جناب علی محمد خان: جناب والا! شیخ صاحب تو ملنگ آدمی ہیں ان کا Bill تو بالکل نہیں رکنا چاہیے۔

Sir, I on behalf of Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior want to move that the Bill to regulate the Registration, Regulation and Facilitation of Charities in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Capital Territory Charities Registration, Regulation and Facilitation Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 28. Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 28.

Introduction of the COVID-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior want to move that the Bill to provide for the prevention of hoarding in respect of scheduled articles, in the wake of an emergent situation resulting from the outbreak of the Corona virus pandemic (COVID-19) [The COVID-19 (Prevention of Hoarding) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

آج سلیم صاحب نے سارےBills oppose کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

Order No. 30. Syed Ali Haider Zaidi, Minister for Maritime Affairs, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 30.

Introduction of the Port Qasim Authority (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Syed Ali Haider Zaidi, Minister for Maritime Affairs want to move that the Bill further to amend the Port Qasim Authority Act, 1973 [The Port Qasim Authority (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

(مداخلت)

آپ تشریف رکھیں، اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

Order No. 32. Syed Ali Haider Zaidi, Minister for Maritime Affairs, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 32.

Introduction of the Pakistan National Shipping Corporation (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Syed Ali Haider Zaidi want to move that the Bill further to amend the Pakistan National Shipping Corporation Ordinance, 1979 [The Pakistan National Shipping Corporation (Amendment) Bill, 2021, as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 34. Syed Ali Haider Zaidi, Minister for Maritime Affairs, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 34.

Introduction of the Gwadar Port Authority (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Syed Ali Haider Zaidi, Minister for Maritime Affairs, want to move that the Bill further to amend the Gwadar Port Authority Ordinance, 2002 [The Gwadar Port Authority (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: اب گوادر میں کیا کرنے لگے ہیں،?Is it opposed روبینہ خالد
آپ بھی، آپ کی کمیٹی کو ہی بھیجنا ہے۔

The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 36. Mr. Pervez Khattak, Minister

for Defence, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 36.

Introduction of the Maritime Security Agency (Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Pervez Khatak, Minister for Defence want to move that the Bill further to amend the Maritime Security Agency Act, 1994 [The Maritime Security Agency (Amendment) Bill, 2021], as passed by National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 38. Senator Mustafa Nawaz Khokhar! please move Order No. 38.

مصطفٰے! اب آپ نے بل پاس بھی کروانا ہے۔جی۔

Introduction of the Al-Karam International Institute Bill,2021

Senator Mustafa Nawaz Khokhar: I seek to move that the Bill to provide for the establishment of the Al-Karam International Institute [The Al-Karam International Institute Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: یہ آج پاس کر لیتے ہیں، یا کیا؟ پاس نہیں کرنا۔جی مصطفٰے صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: جناب! کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: اتنی desk thumping ہے تو میں نے کہا کہ شاید پاس ہی ہو جائے۔

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: بہت بہت شکریہ لیکن کمیٹی کوreferکردیں۔

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

شیری رحمٰن! کیا بات ہے؟ پہلے کام کرنے دیں، سوال بعد میں کریں۔جی بتائیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: سوال یہ ہے کہPrivate Member's Billہے اور بہت اچھا ہے کہ ہمارے ممبر کا بل آیا، بہت اچھی بات ہے لیکن باقی Private Member's Billصرف Mondayکو کیوں آتے ہیںnormal dayپر کیوں نہیں آتے؟

جناب چیئرمین: یہ آج اس لیے لگایا تھا کہ کمیٹی اس پر کام کرے کیونکہ یہ چار مہینے سے pendingتھا اور انہوں نے نوٹس بھی دیا ہوا تھا۔اس لیے آج میں نے خصوصاًاجازت دے دی تھی، رضا صاحب! شکریہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: اس طرح تو میرا بھیpendingتھا۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی کردیں گے، آپ کی خاطر اجلاس جلدی بلالیں گے۔ مصطفٰے! دیکھ لو آپ کے لیے ایسے ہیdesk thumpingہو رہی تھی۔

Order No. 40. We will now take up Order No. 40 which is further consideration of the following motion moved by Mr. Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, on 11th June, 2021 that the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2021, containing the Annual Budget Statement, as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جی جناب! آپ نے کرلی تھی نا۔جی اچھا۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: میں نے صرف ایک اسی پر بات کرنی تھی۔ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ Cabinetکیcollective responsibilityہے کہ وہ اپنےissueپر خود آئیں اور آپ کی rulingsبھی ہیں کہ ان کو آنا چاہیے۔ان کے نام ہم T.Vپر بہت سنتے ہیں مگر کبھی ان کی زیارتیں بھی مفت کروادیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔جناب فیصل سبزواری صاحب۔رضا صاحب! کل دو دفعہ ڈپٹی چیئرمین نے آپ کو کہا لیکن آپ نے کہا کہ میں آج تقریر نہیں کروں گا۔ رضا صاحب! دیکھیں ایسے نہ کریں۔جی فیصل سبزواری صاحب! پلیز۔

Further discussion on the Budget 2021-22

Senator Syed Faisal Ali Subzwari

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جناب چیئرمین! شکریہ۔

یہ لوگ جس سے اب انکار چاہتے ہیں
وہ گفتگو در و دیوار کرنا چاہتے ہیں
اور اس سے پہلے کہ ثابت ہو جرم خاموشی
ہم اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں

جناب چیئرمین! بجٹ 2021 قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور اس کے بعد سینیٹ میں آیا، میری خوش بختی کہ Senate Standing Committee on Finance میں مجھے اس بجٹ میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب والا! On a lighter mood خوش بخت شجاعت اب retire ہو گئی ہیں۔جی۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جناب! اسی لیے میں ان کی جگہ یہاں پر آ گیا۔تو جناب! خوش بختی یہ ہے کہ Finance Committee کے توسط سے نہ صرف Finance Bill کو سارا clause by clause پڑھنے کا موقع ملا اور نہ صرف اس کے section, sub-sections کو بھی پڑھا بلکہ چیئرمین قائمہ کمیٹی کے اور جناب محترم وزیر خزانہ کے توسط سے یہ بڑی اچھی بات ہوئی کہ ہم نے جو سوچا، جو طے کیا کہ جناب food inflation کے حوالے سے اگر indirect taxation میں اضافہ کیا گیا ہے، اگر تو اس بجٹ میں ایسی چیزیں ہیں کہ جس سے عام آدمی متاثر ہو گا تو ہم نے نہ صرف ان کی سفارشات کیں بلکہ ہمیں ان سفارشات کی منظوری کا عندیہ بھی دیا گیا۔کل بھی محترم وزیراعظم صاحب کے سامنے ہم نے یہ نقطہ اٹھایا کہ جناب! salary class by جو کہ پہلے ہی سے taxed ہے اور پاکستان میں جو طبقہ سب سے زیادہ

proportional tax دیتا ہے وہ تنخواہ دار طبقہ ہے اس لیے براہ مہربانی اس کا جو میڈیکل الاؤنس ہے اور Provident Fund Contribution ہے اس کو خدارا ٹیکس کے دائرے میں نہ لایا جائے، وزیر اعظم صاحب نے اس کو بڑی توجہ سے سنا بھی اور I wish and hope that ابھی جب Finance Minister یہاں پر آئیں گے تو اعلان بھی فرمائیں گے کہ یہ ساری کی ساری چیزیں واپس لے لی گئی ہیں جس طریقے سے internet data پر tax کا معاملہ تھا۔

جناب چیئرمین! بجٹ میں دوسرا aspect ترقیاتی اخراجات کا ہے۔ایک طرف federation کے ترقیاتی اخراجات ہیں اور دوسری طرف وہ اخراجات ہیں جو federation صوبوں کو دیتی ہے جو کہ National Finance Commission کے divisible pool کے ذریعے صوبوں کو جاتا ہے۔ یہ نقطہ یقیناً اہم ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن ہو جانا چاہیے اور اس کے بعد ہی بجٹ آنا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ نقطہ بھی بہت توجہ طلب ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن تو پھر کوئی دس برس پہلے ہوا تھا مگر میں جس صوبے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں صوبائی مالیاتی کمیشن 13 برسوں سے نہیں ہوا۔یہ بڑا المیہ ہے کہ ہم دوہرا معیار رکھیں اور federation سے یہ توقع کریں کہ جناب یہاں تو پارلیمان وہ ساری کی ساری چیزیں کرے جو آئین میں تحریر ہیں لیکن جو Federating Units ہیں ان کی بھی آئین پاکستان اتنی ہی ذمہ داری لگاتا ہے جتنی وفاق پاکستان کی ہے تو میں یہ نہیں کر سکتا کہ میں کہوں کہ قومی مالیاتی کمیشن یہاں دیں اس کے بغیر بجٹ پاس نہ کریں اور میں 13 برسوں سے صوبائی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پاس نہ کروں اور یہ کہوں کہ میری مرضی۔یہ دو عملی یقین جانیں that it is entire people in its essence کہ جب لوگوں کو یہ احساس ہو کہ ان میں احساس شراکت ہے ہی نہیں۔وہ جس ایوان کے لوگوں کو منتخب کر کے بھیجتے ہیں وہ ایوان وفاق میں ہو یا صوبوں میں اپنی brute majority کی بنیاد پر لوگوں کی aspirations کو،ان کی خواہشات کو،امنگوں کو، توقعات کو دبا دے تو یہ زیادتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی جمہوری روایت اور آئین کی شک اس کی اجازت نہیں دیتی۔

محترم چیئرمین! وفاقی حکومت نے میرے شہر کراچی کے لیے کئی ترقیاتی منصوبے رکھے ہیں جس پر میں شکر گزار ہوں حالانکہ کراچی شہر کا پاکستان کے خزانے میں جو contribution ہے

اور اس کے برعکس کراچی شہر کی جتنی ابتر صورت حال ہے اس میں تو وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں کو پاکستان کے financial engine کو چلانے کے لیے اپنے خزانوں کا منہ کھول دینا چاہیے کیونکہ اگر آپ کراچی میں infrastructure develop کریں گے، وہاں پر investment کریں گے تو اتنا ہی زیادہ وفاق میں contribution بڑھائیں گے، زیادہ taxes collect کریں گے، زیادہ revenue generate کریں گے۔ بدقسمتی سے المیہ یہ ہے کہ کراچی شہر کو اسی بحث میں الجھا دیا گیا کہ کس کی ذمہ داری ہے اور کس کی نہیں ہے اور اس بحث میں اگر کوئی متاثر ہے تو ایک کراچی کے عوام اور دوسرا پاکستان۔ جناب چیئرمین! خدارا میرے شہر کے حوالے سے جو کہ پاکستان کا معاشی دارالحکومت ہے، پاکستان کے خزانے کو اتنا بڑھاتا ہے کہ حکومتیں 500,600 ارب سے لے کر اب 900 ارب کا PSDP announce کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اگر اس شہر پر وفاق توجہ نہیں دے گا اور بدقسمتی سے کیونکہ صوبائی حکومت بھی توجہ نہیں دیتی، یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کے کسی بھی شہر میں آپ چلے جائیں تو وہاں پر BRT اور بے شک آپ پشاور کا کتنا بھی مذاق اڑائیں لیکن بن گئی، گیلانی صاحب تشریف رکھتے ہیں، ملتان میں بھی بن گئی، لاہور میں بن گئی، میرے شہر میں ٹوٹی کھڑکیوں اور ٹوٹی کرسیوں والی میری پیدائش سے پہلے 1970 کی mini buses چل رہی ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ کون توجہ دے گا؟ BRT Peshawar پشاور کے میئر نے نہیں بنائی، Multan BRT ملتان کے میئر نے نہیں بنائی، Lahore BRT لاہور کے میئر نے نہیں بنائی جناب چیئرمین۔ جن حکومتوں کا اختیار ہے، جن کی executive authority ہے، جو آئین کے تحت اس اتھارٹی کو enjoy کرتے ہیں، جن کے ایک دستخط سے resources کا بتایا جاتا ہے کہ کہاں جائیں گے اور کہاں نہیں جائیں گے۔ ان کی عدم توجہی ہی پاکستان کا معاشی انجن برداشت نہیں کر سکتا۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ کراچی شہر کے لیے K-4 پانی کا ایک عظیم منصوبہ جو کہ محض کاغذوں کی نذر ہو چکا تھا حالانکہ پچھلی وفاقی حکومت نے اس وقت پیسے رکھے اور اپنا contribution دے دیا۔ میاں نواز شریف صاحب کے زمانے میں کوئی ساڑھے بارہ سو روپے دیے گئے تھے۔ اس کے بعد عمران خان صاحب تشریف لائے۔ اس میں چونکہ وفاقی حکومت کا share نہیں تھا وہ بھی دیا لیکن سوال یہ ہے کہ اس پانی کے منصوبے کے لیے میں کس کی جانب دیکھوں۔ کراچی واحد شہر ہے کہ محترم مولا بخش

چانڈیو صاحب اور محترم ڈاکٹر سکندر مندھرو صاحب اس روز فرمارہے تھے کہ جناب صوبے کا وفاق سے معاہدہ ہے کہ اتنا اتنا پانی ملنا چاہیے۔ میں نہایت احترام کے ساتھ ان دونوں صاحبان کے ساتھ چلا گیا کیونکہ وہ میرے پرانے ساتھی ہیں۔ میں نے یہ دریافت کیا کہ چلیں IRSA کے تحت وفاق کا صوبوں کے ساتھ تو معاہدہ ہے کہ صوبے کو اتنا اتنا share ملنا چاہیے۔ کیا صوبہ بھی اپنے ضلعوں اور شہروں کے لیے کوئی ایسی justification رکھتا ہے کہ اگر سو لوگ سندھ میں بستے ہیں اور ان میں سے کوئی 40 and 35 ,30 لوگ کراچی میں بستے ہیں تو انہیں 35 ,30 کی جگہ 3 افراد کا پانی نہ دیا جائے۔ جناب چیئرمین! یہ وہ سوال ہے کہ جو میں آج اس ایوان کے توسط سے وفاق پاکستان سے کر رہا ہوں۔ میں اس وقت کابینہ کا رکن تھا۔ محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے جب پانی کا شکوہ کیا گیا تو جواب میرے کانوں نے جو سنا جس پر ایک آئین، قانون اور سیاست کے طالب علم کی حیثیت سے مجھے بھی تھوڑی حیرانی ہوئی کہ جناب آپ مشترکہ مفادات کونسل میں جائیں۔ صوبائی وزیر نہیں جاتا۔ یہ وزیر اعلیٰ کی اپنے اپنے صوبوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مشترکہ مفادات کونسل جائیں اور وہاں پر اپنا مقدمہ لڑیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ جو جعلی آبادی کراچی کی گنی گئی ہے اس کے باوجود 1200 million Gallon روزانہ کی requirement ہے۔ کراچی کو اس وقت 425 million Gallon پانی ملتا ہے۔ اس میں pilferage ہے، چوری ہے اور غیر قانونی hydrous ہیں۔ میرے نہیں ہیں حکمرانوں کے ہیں۔ یہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کام ہے کہ وہ پکڑیں اور پوچھیں کہ وہ پانی کیوں چوری کیا جارہا ہے۔ پانچ ہزار روپے دوں تو ٹینکر کے ذریعے میرے گھر میں پانی آجاتا ہے۔ مجھے لائن میں پانی نہیں دیا جاتا۔ کراچی شہر میں لائنیں ڈالنا بند کریں۔ یہ پانی وفاق سے آرہا ہے۔ یہ ایک فیڈریشن ہے۔ فیڈریشن federating units پر آکر ختم نہیں ہوتی۔ Federating units نے ان لوگوں کے حق کو تو protect کرنا ہے۔ رضا ربانی صاحب ابھی تشریف نہیں رکھتے۔ اٹھارھویں ترمیم بہت زبردست بات تھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ لابی میں آپ کو سن رہے ہیں۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جی، کہ آئین پاکستان کی روح کے حساب سے جو ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے بنایا تھا صوبوں کو خود مختاری دی گئی اور ہم یہ صوبائی اسمبلی میں سنتے تھے کہ ایک اسلام آباد ہمارے وسائل اور اختیارات پر قابض ہو کر بیٹھا ہے۔ جناب چیئرمین! نہایت معذرت کے

ساتھ اٹھارھویں ترمیم تو پاس ہو گئی لیکن جب ہم نے اس پر صدق دل سے عمل نہیں کیا تو آج ایک اسلام آباد نہیں چھوٹے چھوٹے اسلام آباد بنے ہیں۔ وہ اختیار اور وسائل جو کہ عام آدمی کو اس کی دہلیز تک پہنچنا اور ملنا چاہیں اس تک پہنچ نہیں رہے۔ جناب چیئرمین! اسی اٹھارھویں ترمیم میں آئین کا Article 140 (a) وفاقی حکومت نے پچھلے سال میرے صوبے کے ساتھ 840 ارب روپے کا National Divisible Pool سے وعدہ کیا تھا۔ اس 840 ارب روپے کا عُشرِ عشیر بھی مقامی حکومتوں کے پاس نہیں گیا جبکہ Article 140 (a) یہ کہتا ہے کہ صوبائی حکومتیں ایسی بلدیاتی حکومتوں کا انتخاب کروا کر انہیں financial, administrative and fiscal authority transfer کریں گی۔ نہیں کر رہی ہیں۔ صوبائی حکومتیں سمجھتی ہیں، میں اپنے صوبے کی آپ کو مثال دیتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے سامنے درخواست گزار ہوں کہ جس طرح آپ نے Article 63 (i) (c) کو define کیا تھا کہ دوہری شہریت کا حامل رکن پارلیمان ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ خدارا! Article 140 (a) کو بھی define تو کریں۔ لوگوں کا کیا قصور ہے۔

میں سینیٹر بنا ہوں۔ اپنے پرانے حلقے میں گیا۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ sewerage کا پانی میرے گھر کے سامنے کھڑا ہوا ہے۔ میں انہیں یہ بتاؤں کہ یہ سینیٹر کا کام نہیں ہے، MNA and MPA کا کام نہیں ہے بلکہ یہ مقامی حکومت کا کام ہے۔ جب مقامی حکومت موجود تھی تو اس کا دروازہ جب کھٹکھٹائیں تو وہ بتاتے ہیں کہ میئر کراچی کے پاس sanitation کا اختیار صوبائی حکومت نے نہیں چھوڑا۔ صوبائی حکومت نے اسمبلی کے ذریعے پانی کا اختیار لے لیا ہے۔ Sewerage کا اختیار لے لیا ہے۔ Building control کا اختیار لے لیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ بھئی یہ کونسا نظام ہے کہ میں اسلام آباد میں تو کہوں کہ National Finance Commission دو اور کراچی میں کہوں کہ Provincial Finance Commission نہیں دوں گا۔ اسلام آباد میں کہوں کہ Public Accounts Committee کی Chairmanship اپوزیشن کے پاس ہونی چاہیے۔ کراچی میں کہوں کہ نہیں Public Accounts Committee کی Chairmanship صوبائی اپوزیشن سے نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام آباد میں تو کہوں کہ وفاقی اکائی کو اتنے پیسے دو اور کراچی میں کہوں کہ ضلعوں اور شہروں کو پیسے نہیں دینا۔ جناب چیئرمین! خدارا!

ہم، آپ اور یہ آئین اس ملک کے لوگوں کے لیے ہے۔ ہماری محض تقریروں سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ علاج غم نہیں کرتے فقط تقریر کرتے ہیں۔لوگوں کا ہم سے یہ شکوہ رہا ہے۔ اس کو دیکھا جائے۔ جناب چیئرمین ! میں تو بچپن سے چھوٹے موٹے گلی محلے کے سکول سے پڑھا ہوں اور گلی محلے کے کالج سے پڑھا ہوں۔ کراچی یونیورسٹی سے معاشرتی علوم پڑھتے تھے۔ ہم یہ پڑھتے تھے کہ Pakistan is an agrarian economy. صوبائی اسمبلی میں گئے۔ جب وہاں پر اخراجات اور محاصل دیکھے تو پتا یہ چلا ہے کہ صوبائی حکومت کا بھی focus یہی ہوتا ہے، ہر صوبائی حکومت کا۔ میرے صوبے کا کم از کم۔ کیونکہ وہ agricultural ہے اور یہ ثابت کیا جائے۔ بہت اچھی بات ہے کہ پیسے دیے جائیں۔

میرا سوال ہے جو میں نے چیئرمین قائمہ کمیٹی فنانس کے توسط سے محترم وزیر خزانہ سے بھی کیا کہ یہ possible نہیں ہے کہ one fifth of the GDP if it comes from agricultural income اور آئین مجھے یہ کہتا ہے کہ every income is taxable تو میں income tax Ordinance کی اس بات کو کہ agricultural income کو اس طریقے سے لے جا کر define کرتا ہوں کہ جناب میرے دوست، میرے ساتھ اسمبلی میں بیٹھنے والے اور یہ میں سچا واقعہ سنا رہا ہوں۔ میں نے یہاں حلف لیا۔ کہ لاہور میں ملے، دس بارہ برس پہلے، کیوں ملے کہ میں car racing میں آیا ہوں اور صاحبزادے کو Jaguar دلائی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اور میرے والد میرے موصوف دوست سے زیادہ ٹیکس دیتے ہیں کیونکہ ہم salaried class ہیں۔ ہمارا ٹیکس تو کٹ جاتا ہے لیکن جو صاحب Jaguar afford کر سکتے ہیں ان کا ٹیکس اگر آئین کی کسی definition کے تحت، اگر Income Tax Ordinance کی definition کے تحت نہیں آ رہا تو کیا ہم نہیں سوچیں گے۔ ہمیں نہیں سوچنا چاہیے کہ آپ already tax کو squeeze کیے جا رہے ہیں اور جو taxable income ہو سکتی ہے، potential ہے اور جہاں پیسے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر میرے صوبے میں پچھلے سال 272 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ صرف کراچی شہر سے، اور وہ وفاقی خزانے میں ہی ultimately آتے ہیں اس لیے it is very much relevant. صرف ٹریفک پولیس نے کراچی شہر سے ٹریفک چالان کی مد میں 61 کروڑ جمع کیے تھے۔ چلیں وہ تو کر لیے

ہیں۔ کم از کم 200 billion جو کہ agricultural side میں rural area کو گئے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کراچی شہر سے پچھلے برس general sales tax on services 225 billion روپے collect کیے گئے ہیں and on the other hand ہمارے دوست تو کہتے ہیں کہ agriculture تو صوبوں کا subject ہے۔ اچھا تو صوبے کر کیا رہے ہیں۔ میرے صوبے میں یہ ہوا کہ خزانہ جو کہ بھرنا چاہیے تھا تاکہ پاکستان کے خزانے میں زیادہ پیسے آتے۔ ہوا یہ کہ محض 56 کروڑ روپے agriculture income tax کے نام پر جمع ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ وہ anomalies ہیں جن کو دیکھے بغیر ہم اپنے خزانے کو بھر نہیں سکیں گے۔ Already taxed کو tax کیے جائیں گے اور ایک طوائف الملوکی اور انارکی کی جانب ہم جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات آپ کے توسط سے ضرور کرنا چاہوں گا کہ جناب عدالت عدل کا نام ہے۔

جناب چیئرمین: تھوڑی میری گزاش ہے کہ وقت کا خیال رکھیں کیونکہ آج جمعہ ہے اور باقی ساتھی بھی ہیں۔ بڑی مہربانی۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: میں ویسے بھی اختصار سے تقریر کرنے والا ہوں۔

جناب چیئرمین: اختصار شیری والا نہ بتانا۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جناب! میں وفاقی حکومت کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ 2017 میں یہاں مردم شماری ہوئی۔ اس مردم شماری کے بارے میں کم و بیش سب کا یہ ماننا تھا کہ جناب وہ درست نہیں ہے۔ اس پر پارلیمان نے قرارداد پیش کی کہ کم از کم پانچ فیصد رہائشی بلاکس کا آڈٹ کیا جائے۔ وہ معاملہ مشترکہ مفادات کی کونسل میں چلا گیا کہ آڈٹ ہوگا اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔ ایک آئینی ترمیم کے تحت پچھلی مردم شماری پر حلقہ بندیاں ہوئیں، انتخابات ہو گئے اور کچھ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! جہاں ہم ایک طرف اس بات پر شاکی تھے کہ ان پانچ فیصد رہائشی بلاکس کا آڈٹ کیوں نہیں کیا جا رہا، ساتھ ہی ساتھ ہم اس بات سے بھی آگاہ تھے کہ تین چار برس گزرنے کے بعد آپ کسی بھی بلاک میں آڈٹ کریں گے تو وہ چار پانچ برس پرانے ریکارڈ کو match نہیں

کرے گا۔ اس آڈٹ سے ہمارا مطمع نظر یہ تھا کہ جہاں غلطیاں ہیں، جہاں کوتاہیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

ہم نے وفاقی حکومت سے استدعا کی، وزیراعظم کا میں شکر گزار ہوں کہ اس بات کو وفاقی کابینہ نے مانا کہ جناب، ایک نئی مردم شماری 2023 سے پہلے کی جائے گی۔ اس بجٹ میں اس کے لئے پانچ ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں جس پر میں بہت شکر گزار ہوں لیکن I was one of the petitioners جب یہ رہائشی بلاکس کی سکیم آئی تھی۔ کاش سپریم کورٹ اس کو timely mannerمیں سن لیتی کیونکہ میں نے اس زمانے ایسے ایسے *suo motu* noticesدیکھے تھے کہ برائیلر مرغی کا انڈہ مضر صحت ہے یا نہیں ہے۔

جناب! کراچی شہر کے ڈیڑھ کروڑ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں صحیح نہیں گنا گیا۔ ان کے وسائل ان کو نہیں دیئے جارہے، ان کو اس حساب سے تعلیم، نوکری نہیں دی جارہی، ان کو پانی نہیں دیا جارہا۔ اور یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور پاکستان کو چلاتا ہے۔

جناب والا! اسی طریقے سے عدالت سے ہاتھ جوڑ کر استدعا ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پنجاب حکومت ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو regularise کررہی ہے۔ بہت اچھا کام ہے اگر لوگوں کی فلاح کی لئے ہورہا ہے تو ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! ہم نے اسی اسلام آباد میں دیکھا One Constitution Avenueبن گیا، سی ڈی اے نے کہا کہ قانون کی خلاف ورزی ہے، یہ ہے وہ ہے۔ عدالت نے سرزنش کس کی کی؟ سی ڈی اے کی اور یہ کہا کہ third party interest create ہوگیا ہے اس لئے اس کو نہیں گرائیں گے۔ کراچی میں وہ third party interestکہیں سامنے نہیں آرہا۔ الٰہ دین پارک ہو، نسلہ ٹاور ہو، گجر نالے، اورنگی نالے میں lease لئے ہوئے لوگ ہوں، ان کو گرایا جارہا ہے۔ اور یہ بدقسمتی ہے کہ نالوں کی صفائی کی اس مہم میں یہ ہورہا ہے کہ جس میں وفاقی، صوبائی حکومت اور اس وقت کی لوکل حکومت، یہ سب شریک تھے۔ لوگ ہماری جانب دیکھ رہے ہیں۔ یہ میرا نہیں وفاقی اور صوبائی حکومت کا بھی اتنا ہی فرض ہے اور ان سے زیادہ عدالت کا کہ عام سائل کی فریاد شاید ہم تک نہ پہنچ پائے، عدالت تک تو پہنچنی چاہیے ورنہ کراچی کے لوگ یہ کہہ رہے کہ ایسا کیا جائے کہ یا تو carpet bombingکردی جائے مختلف آبادیوں کے اوپر، ایک مثال ہے ہمارے پاس کہ لیاری ایکسپریس وے بنانا تھا، حکومت نے طے

کیا، لوگوں کو وہاں سے ہٹانا تھا، resettle کرنا تھا تو ان کو پیسے دیئے، پلاٹ دیئے اور لوگ وہاں رہ رہے ہیں۔

ایک جگہ آپ غیر قانونی کچی آبادیاں regularise کریں، جعلی Boatabad schemes exploit کرنے کے لئے جعلی ووٹ بنا کر regularise کروائیں۔ ایک جانب چالیس چالیس برس پرانے لوگوں کے گھروں کو گرایا جائے، نسلہ ٹاور کی مثال سامنے ہے۔ لوگوں نے بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کا این او سی دیکھا ہے، اخبار میں اشتہار دیکھا ہے۔ ہر آدمی تو سپریم کورٹ نہیں جاسکتا دکھانے کہ میں یہ فلیٹ لینا چاہتا ہوں، یہ صحیح بھی ہے یا غلط ہے؟

خدارا! آپ کے توسط سے درخواست ہے، میں نے کل وزیراعظم پاکستان سے بھی بہت احترام کے ساتھ گزارش کی ہے۔ آج ایوان کے توسط سے وزیراعظم صاحب سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ جناب! آپ خود intervener بنئے۔ آپ Federation of Pakistan اس مسئلے میں intervener بنیں اور سپریم کورٹ کے سامنے ایک پلان لے کر جائیں۔ جب وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور NDMA سر جوڑ کر کراچی میں سب نالوں کی صفائی کے لئے بیٹھ سکتے ہیں تو وہاں جو لاکھوں لوگ بے گھر ہونے جارہے ہیں ان کے لئے ہم سر جوڑ کر بیٹھیں۔ یہ میری استدعا ہے جناب۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سینیٹر مشاہد حسین سید۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: شکریہ جناب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

And thank you for organizing very good and a civilized debate which is what the Upper House is all about. Speaking on the budget, I would like to say that the...

جناب چیئرمین: گزارش ہے مشاہد صاحب! وقت کا خیال رکھیں۔ شکریہ۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: I always say

ٹھک، ٹھک، ٹھک، میں لمبی بات نہیں کرتا، I come to the point.

Sir, I think the government is very lucky that finally they have found a Finance Minister who is a good salesman and he has given a feel good factor

کہ جو ہوتا ہے ناں very rosy picture کہ سب اچھا ہے
but I think he is not a good mathematician because the statistics say that two plus two is equal to five.

جناب چیئرمین: سینیٹر سلیم آپ کے ساتھ agree نہیں ہیں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: نہیں، وہ میرے حق میں تالی بجا رہے ہیں۔ And he is a future Finance Minister جب پیپلز پارٹی کی حکومت آنے والی ہے اگلے دو سالوں میں ان شاءاللہ۔ کافی چیزیں ہو رہی ہیں۔ تو He will be there. I have already asked for his CV and he has given it to me. جناب چیئرمین! جو بجٹ ہے،

it is based on three fundamental faulty assumptions. And I will explain that how. The Budget has a deficit of four trillion rupees and how will the deficit be met.

فنانس وزیر صاحب نے کہا ہے کہ جی ہماری بات ہو گئی ہے اور یہ میں Financial Times کو quote کر رہا ہوں، یہ دس جون کا Financial Times ہے۔

"Pakistan will leverage IMF conditionalities with US Military Cooperation."

اور ۱۱ جون رات کو انہوں نے شاہ زیب خانزادہ کو انٹرویو دیا بجٹ کے بعد، انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف ہاتھ ہولا رکھے گی in lieu of the Afghan policy. So, there is a quid pro quo. So, one trillion dollars جو آپ آئی ایم ایف سے مانگ رہے ہیں اس کی assumption کیا ہے؟ Assumption یہ ہے آئی ایم ایف امریکہ کی خوشنودی ہم سے لے گا۔ امریکہ کی خوشنودی depend کرتی ہے افغانستان پر اور افغانستان کی صورت حال depend کرتی ہے افغان طالبان پر جو ابھی آگے آگے بڑھ رہے ہیں۔

So, there are three, four and five steps on which we are basing this IMF thing. So,it is totally faulty.

جناب چیئرمین! دوسرا assumption کیا ہے؟ and I am very sorry to say that Federal Cabinet has taken a very, I think,

1.8 trillion rupees Sukuk Bonds، پرسوں dangerous decision. which have pledged against what? The most آپ لے رہے ہیں important strategic assets after Kahuta. Motorways and Airports. And we are talking about the Motorway تو پشاور والا you could have pledged the Golf انٹرنیشنل موٹروے بھی ہے۔ courses, you could have pledged the F-9 park, you could have pledged the Defence Housing Authority. اور وہ اسلام آباد You have pledged these things, کا جو گولف کورس ہے، اور چیزیں کر سکتے تھے۔ Mr. Chairman, which, in case, you are unable to fulfil that pledge, that commitment, then some foreigner can use that Airport and by the way our Motorways are also dual use. Plane can fly from there also. So, you are giving away who wants those, The اور کل کو آپ کو پتا ہے strategic assets and I appreciate جس کو آپ نے 'نا' کی ہے United States of America the Prime Minister, he has represented the sentiments of the nation when he says 'absolutely not' and that is a sentiment of 220 million people of Pakistan because we will not allow our territory to be used. اور یہ رضا ربانی صاحب کی کمیٹی، Parliamentary Committee on National Security جس کا میں ممبر under Prime Minister Yousuf تھا، ہم نے ڈرافٹ تیار کیا تھا بارہ اپریل 2012 کو Raza Gillani Sahib *Masha Allah*. And we said, we will not allow our territory to be used. So, this is second assumption and I appeal to the government through your good office, Mr. Chairman, please review and reverse this decision of pledging airports and motorways for these bonds 1.8 trillion, this is dangerous. You cannot pledge It is not your national assets, out of question, No, No. written in gold, Second assumption. The third faulty

assumption, Mr. Chairman, is that it is based on export led growth and we welcome that. Exports are rising but your best bet for exports is CPEC, China-Pakistan Economic Corridor and what is of CPEC? There are Special Economic Zones.

کل مجھے بڑی اچھی خبر دی ہمارے دوست، ہمارے بھائی اعظم سواتی صاحب نے about ML-1 that this is going to move forward, we welcome that. It is a national project. لیکن جناب چیئرمین! جو اس وقت immediate ہے وہ ہے کہ these are special economic zones. رشکئی، ڈھابیجی یا علامہ اقبال، اس میں چینی انڈسٹری کی re-location ہوگی اور چینی انڈسٹری re-locate ہوگی

about 80 million jobs are going to be created in the next five years in parts of Asia. Relocation,

پاکستان بھی ہو سکتی ہے، کیمبوڈیا بھی ہو سکتی ہے، سری لنکا بھی ہو سکتی ہے، اور ممالک بھی ہیں۔ لیکن relocation Board of Investment نے کرنی ہے کیونکہ Special Economic Zones are under Board of Investment. Board of Investment کا کیا حال ہے کہ اس کا کوئی چیئرمین نہیں ہے۔ اس حکومت میں BoI کے چار چیئرمین فارغ ہو چکے ہیں۔ Relocation CPEC کا سب سے important component ہے، اس کی SEZs تیار کرنی ہیں۔ رشکئی تیار ہے، سندھ میں دھابیجی تیار ہے اور علامہ اقبال تیار ہے، ان کا کوئی چیئرمین ہی نہیں ہے۔ ان کے rules بھی کوئی نہیں ہیں اور ان کا staff بھی نہیں ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سلیم صاحب، ان کو بولنے دیں۔ جی۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: That is why I asked for his C.V. میں آئی ایم ایف اور عالمی بینک کو بھی بھیج رہا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ان شاء اللہ ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔

Sir, I would also like to set the record straight.

جناب! یہ note کر لیں۔ لوگ پچھلی حکومت کی بات کرتے ہیں۔

I would like to pay compliments

to Ishaq Dar, Finance Minister of the previous Government. In 2013 many took over and many left but every policy is judged by results. 5.8% growth, he delivered. CPEC, first phase was launched. Operation Zarb-e-Azb to counter terrorism was launched successfully and load shedding was ended successfully. So, I think that before we try to say something, we should seek facts on that.

جناب چیئرمین! ابھی جو صورتحال ہے، ہمارے اوپر تین چار تلواریں لٹک رہی ہیں، FATF ایک ہے، وزیر خارجہ نے بتادیا ہے کہ India is still trying to lobby on that. IMF کی ایک ہے، افغان خانہ جنگی کی ایک اور ہے۔ جو گند امریکہ چھوڑ کر جارہا ہے، جو گند انہوں نے create کیا، اس کا ملبہ ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ We will be not part of any American designs for the region. let انہوں نے گند کیا ہے، them clean it up. In this context نہیں clean کرسکتے تو یہ ان کی نالائقی ہے۔ it is important that we have a national approach based on clarity, اس میں کوئی confusion نہیں ہونی چاہیے کہ کیا ہے، یہ ہے۔

جناب چیئرمین! ہماری آدھی خارجہ پالیسی اس پر depend کرتی ہے کہ Biden نے وزیر اعظم کو call نہیں کیا۔ So what? President Biden is representing a declining power. The balance of power has changed. میں آپ کو ایران کی مثال دیتا ہوں۔ میں پرسوں ایران کے نئے صدر ابراہیم رئیسی کا CNN interview پر سن رہا تھا۔ سی این این کے correspondent نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ President Biden سے ملاقات کریں گے؟ انہوں نے صاف جواب دیا کہ نہیں because he has backed out of the nuclear agreement, ہم ان سے کوئی بات نہیں کریں گے۔ یہ ہوتی ہے ٹکا کر بات کرنے والی بات۔

Pakistan is a key country,

اس وقت امریکہ کو پاکستان کی زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت پاکستان کو امریکہ کی۔ امریکہ منتشر ہے، امریکہ کی پالیسی ناکام ہوچکی ہے۔ امریکہ کا جو سب سے بڑا surrogate ہے، ان کا سب

سے بڑا lackey نریندر مودی ہے۔ کل اس نے مجبوراً کشمیری لیڈرز کو، جیسے بھی ہیں، ان کو بلایا ہے and he is going to reverse because his policies have failed, because the policies of US have failed. We should thank China for that. مئی 2020 کی جنگ میں اور جنوری 2021 میں، انڈیا نے دو مرتبہ چین سے مار کھائی ہے۔

Mr. Chairman, we have a strategic space,

ریجن میں ہماری situation strong ہے، we have good relations with Turkey, Iran and with Saudi Arabia. Russia needs us, China, very good relations, امریکہ آپ پر انحصار کر رہا ہے تو اس میں clarity ہونی چاہیے۔

Sir, for the future, I would like to just mention,

میں نے دیکھا ہے، بجٹ میں ہے 300 million rupees for Afghanistan's reconstruction, very good, why not funds for Palestine's reconstruction? غزہ میں تباہی ہوئی ہے۔ قطر، ایران، ترکی اور کویت دے رہے ہیں۔ Why not Pakistan? Pakistan at least should give 100 or 200 million rupees for the reconstruction of hospitals, clinics and educational institutions in Ghaza. ہم کوئی قائد اعظم ہسپتال بنائیں، پاکستان ہسپتال بنائیں۔

میری سینیٹر طلحہ محمود صاحب سے بات ہو رہی تھی کہ اگر حکومت نہیں کر رہی تو ہم خود initiative لیں۔

Time has come to take this initiative. Aid Convoy should come and we should go through Rapha crossing of Egypt.

جناب چیئرمین! میں دوسری بات مختصراً ہندوستان کی کرنا چاہتا ہوں۔

When I was Chairman of the Standing Committee on Foreign Affairs, Minister for Foreign Affairs gave me a dossier on Indian State Terrorism.

چالیس صفحوں کا dossier ہے،اس میں ذکر کیا ہے کہ 87 training camps by India, 66 in Afghanistan and 21 in India against Pakistan to destabilize. اس کے علاوہ DisinfoLab نے پاکستان کے خلاف malign کرنے کی کوشش کی ہے۔

There should be a national effort to counter that, public diplomacy is very important. I think we should take it forward and that it should also be very important.

جناب چیئرمین! سب سے مظلوم ہماری صحافی برادری ہے، electronic media والے، نہ ان کی life insurance ہے اور نہ health insurance ہے۔ Government should take efforts through the media houses جو اتنا پیسا بنا رہے ہیں، سارے چینلز وغیرہ، they should do that because ان کا کیمرہ insured ہوتا ہے but the journalists and working journalists and Cameramen are not insured.

اس وقت courage, clarity اور national unity کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے مسائل ایسے ہیں کہ کوئی شخص اکیلا، کوئی ایک پارٹی، کوئی ایک حکومت، کوئی ایک ادارہ ،چاہے وہ فوج ہو یا پارلیمنٹ ہو،وہ اکیلے نہیں کر سکتے، we have to work together, to build this country. We have a great opportunity, we have got strategic space, اس space کو ہم national unity سے استعمال کریں۔

Let us move forward, rather than looking back. Pakistan has a potential, *Insha Allah* to be a great country as envisaged by Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah.

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ۔ شکریہ۔ سینیٹر محمد عبدالقادر۔

Senator Muhammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! بجٹ پر کافی تقاریر اپوزیشن نے بھی کی ہیں اور حکومت کی طرف سے بھی ہوئی ہیں۔ بجٹ اور معیشت پر جتنی مرضی بحث کریں، کم ہے لیکن ہمارے ہاں ایک روایت بن چکی ہے کہ اپوزیشن بجٹ کو dark glasses پہن کر دیکھتی ہے۔ ہمیشہ سے بجٹ پر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں سلیم نے آج بالکل نہیں پہنی۔ آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: Dark glasses پہن کر، بجٹ کو دیکھ کر negative انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے، total outlay of our budget is 8,488 billion, ساڑھے آٹھ ہزار بلین ہے۔ اس کے جو major heads ہیں، we can count that on the fingers of one hand. سب سے پہلے 3,080 ارب تو آپ نے debt servicing کرنی ہے۔ آپ نے بجٹ میں 3,080 ارب روپے تو debt دے دینے ہیں، چاہے اس کا interest دیں، چاہے اس کی principal دیں، اس کی details ہیں۔ اس کے بعد divisible pool میں آپ نے 3,400 ارب روپے وہاں بھیج دینے ہیں۔ پھر آپ نے 480 ارب روپے ان لوگوں کی پنشن رکھی ہے، جنہوں نے اس ملک کی پچیس سال، تیس سال چالیس سال خدمت کی ہے اور زیادہ PPP اور PML (N) کے دور میں کی ہے اور وقت کے ساتھ یہ پنشن بڑھتی چلی جائے گی۔

جناب والا! اس کے بعد 1,380 ارب روپے defence affairs and services کے رکھے ہیں۔ 480 ارب روپے آپ نے سول حکومت کو چلانے کے لیے رکھے ہیں۔ یہ سب ملا کر کوئی آٹھ ہزار، ساڑھے آٹھ ہزار ارب روپے بنتے ہیں۔ اس کے باوجود ہماری حکومت نے development کے لیے Federal PSDP میں 900 ارب روپے اور صوبائی PSDP میں کوئی 1,200 ارب روپے رکھے ہیں۔ Development sector میں پیسے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ پورے ملک کی معیشت میں پیسا پہنچے اور تمام لوگ اس میں ملوث ہوں، اس سے حکومت کے projects بنیں۔ Projects کے اپنے فائدے ہیں، projects لگانے کی وجہ سے جہاں سکول بنیں گے وہاں پر تعلیم ہو گی، جہاں کالج بنیں گے وہاں پر تعلیم ہو گی۔ جس کے دور رس

نتائج نکلیں گے۔ جناب والا! جو پیسے PSDP میں جاتے ہیں اس سے constructionکی activityبہت بڑھتی ہے۔ اس construction activityمیں تقریباً سو کے قریب انڈسٹریز کا عمل دخل ہوتا ہے۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 3080ارب روپے ہم debt servicing میں دے رہے ہیں یہ پیسے، قرضے ہماری پرانی حکومتوں نے لیے ہیں، اس وقت پاکستان ایک ایسی stageپر کھڑا ہے کہ اگر یہ debt servicingنہیں کرتا تو آگے black listہونے میں یاdefaultمیں جانے کا خطرہ ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ قرضے ان حکومتوں نے لیے ہیں اور الزام یہ سارا لگا رہے ہیں کہ پی ٹی آئی نے بجٹ میں غریبوں کے لیے کچھ نہیں رکھا۔ ان حالات کے باوجود پی ٹی آئی نے غریبوں کے لیے جو بھی facilities اور جو innovative ideasدیئے ہیں، جس میں سے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ عمران خان صاحب نے اور ہمارے وزیر خزانہ نے small SME'sکو لیا ہے۔ جناب چیئرمین! 3.3 million to 3.5 million اس ملک میں SME'sہیں۔ پچھلے ساٹھ ستر سالوں میں بینکوں نے کبھی ان کو قرضہ نہیں دیا اور اگر دیئے ہیں تو اتنی کم تعداد میں دیئے نہ ہماری SME'sترقی کر سکیں ہیں نہ properly businessکرتی ہیں۔ ہمارے چھ سے آٹھ ملین مرچنٹ ہیں یہ altogether 10 millionکے قریب لوگ ہیں۔ ان کو total loanجو disburseکئے ہیں وہ ایک لاکھ اسی ہزار ہیں۔ اس مرتبہ وزیراعظم صاحب نے خاص طور پر ہمارے وزیر خزانہ کو instructionدی اور انہوں نے بینکوں کے ساتھ یہ settleکیا ہے کہ ہم نے SME'sکو loanدینے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ اگلے ایک دو سالوں میں دیکھیں گے یہ ہماری معیشت میں بہت بڑی تبدیلی لائے گا کیونکہ اگر ہر سال چھ سو سے آٹھ سو ارب روپے SME'sکو قرضہ دیا جائے گا تو تمام لوگ کام کریں گے۔ SME'sجب کام کریں گی تو ٹیکس میں بھی اضافہ ہوگا اور ملک کی معیشت میں بھی اضافہ ہوگا۔

جناب والا! ہماری IT industryنے بہت زیادہ ترقی کی ہے اور اس میں بھی خان صاحب نے special initiativeدیئے ہیں۔ جناب والا! جب تک ایکسپورٹ پر توجہ نہیں دیں گے اور ایکسپورٹ نہیں بڑھائیں گے، آپ کی devaluation of the currency اور قرضے والا معاملہ کبھی نہیں رکے گا۔ پچھلی کئی دہائیوں سے جو ہماری حکومتیں رہی ہیں انہوں نے نہ

انڈسٹری کو own کیا ہے نہ انڈسٹری کو بڑھانے کی کوشش کی ہے نہ ایکسپورٹ کو بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ 2018 میں جو ایکسپورٹ ہوئی ہیں حالانکہ dollar devalue بھی ہوا اس کے باوجود 2018 میں بھی ایکسپورٹ اسی کے قریب تھیں۔ جناب چیئرمین! اس وقت الحمدللہ ہماری 25 billion dollar کے قریب exports ہوئی ہیں اور ہم اس ایکسپورٹ پر توجہ دے رہے ہیں۔ اصل میں ہمیں اپنی معیشت کو ٹھیک کرنے کے لیے یا معیشت پر توجہ دینے کے لیے اپنی ایکسپورٹ اور اپنی انڈسٹری پر توجہ دینی ہوگی۔

جناب چیئرمین! اپوزیشن یہ بحث ضرور کر رہی ہے کہ جی بجٹ میں یہ پیش کر دیا، یہ پیش کر دیا لیکن وہ یہ نہیں بتا رہے کہ جو میں نے یہ پانچ چھ heads بتائے ہیں اس کے علاوہ کون سی rocket science یا کون سا ان کے پاس آئین سٹائن ہے جو بجٹ کو اچھے طریقے سے اور بہتر طریقے سے پیش کر سکتا تھا۔ جناب والا! ملک کے تمام حلقوں نے اس کو accept کیا ہے اس کو appreciate کیا ہے۔ جناب والا! ہمارے ملک میں یہ کہہ دینا بہت آسان ہے کہ ہم کسان کو سال میں دو مرتبہ interest free loan دیں گے۔ جو چھوٹے کسان ہیں، بارہ ایکٹر والے، بیس ایکٹر والے جو اپنی فصل اگا رہے ہیں، فصل اگانے کے بعد جس قیمت پر اپنا پیاز، ٹماٹر اور اپنی سبزیاں بیچتے ہیں، اس سے 400% to 500% زیادہ قیمت پر منڈیوں میں اور شہروں میں وہ فصل پہنچتی ہے۔ جناب والا! یہ جو ہم کہہ رہے ہیں یا ہماری حکومت نے کہا ہے کہ ہم ان کو قرضے دیں گے اس سے کسان کی بہت زیادہ مدد ہوگی جو درمیان میں بیوپاری یا آڑھتی یا منڈی والے لوگ بلیک میل کرتے ہیں اور ان کی قیمتوں کو بڑھاتے ہیں۔ یہ چار سو فیصد یا پانچ سو فیصد بڑھنے کی بجائے قیمتیں کم بڑھیں گی اور عوام کو سستی چیزیں مہیا ہوں گی۔

جناب چیئرمین! سب سینیٹرز نے مجھ سے پہلے بھی بتایا الحمدللہ ہمارے جو foreign remittances ہیں وہ اس مرتبہ record high ہیں یہ صرف اس مرتبہ record high نہیں ہیں ان شاء اللہ یہ اسی طرح اگلے سالوں میں بھی آئیں گی کیونکہ جو بیرونی ممالک میں پاکستانی ہیں They have a trust in the Government and in the Prime Minister. اس طرح کے ہمیں foreign remittances بڑھانے کے لیے اور بھی اقدامات اٹھانے ہوں گے وہ یہ ہیں کہ اس وقت جو ہماری ساٹھ فیصد آبادی ہے They are

between 15 to 30 and 32 years of age. جس طرح یہ لوگ train ہو رہے ہیں، جس طرح یہ IT میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ لوگ جب باہر جائیں گے۔ اسی طرح اگر ہمارے ملک میں transparent government ہو اور عمران خان صاحب جیسا صاف دل اور ایماندار آدمی ہوگا تو you believe me اگر یہ لوگ جا کر ایک ہزار ڈالر یا دو ہزار ڈالر ایک بندہ بھی بھیجے گا تو پاکستان کے foreign remittances بڑھیں گی جس سے ہمارے trade deficit یا ہم جو IMF کے پاس ڈالر لینے کے لیے بھاگتے ہیں وہ dependence کم ہو گی۔

جناب والا! آپ دیکھیں CPEC ایک اچھا منصوبہ تھا لیکن ہمارے پچھلے حکمرانوں نے جو ظلم کیا وہ یہ کیا کہ بجائے اس کے کہ ہم ان پراجیکٹس کو PPP models پر لیتے BOT model پر لیتے، China needed a connection from Karachi to Kashgar وہ سڑک بنانا چاہتے تھے ۔ وہ پائپ لائن بچھانا چاہتے تھے۔ وہ اس طرح کے اور پراجیکٹس کرنا چاہتے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد ہے ہم اپنے interest کے لیے as a loan لیں اور loan ہماری balance sheet پر آئے، انہوں نے اس کو loan میں لیا کیونکہ loan میں ان کو direct benefit تھا۔ انہوں نے اپنے چھوٹے سے benefit کے لیے، ایک بوٹی کی خاطر پوری بھینس کو ذبح کر دیا۔ پورے ملک کو ذبح کر دیا، اگر یہ تھوڑی سی patience سے کام کرتے تو چین BOT اور PPP model پر تمام بڑے پراجیکٹس کرنے کو تیار تھا۔ ہم نے ملک کا فائدہ نہیں سوچا، ہم نے اپنی ذات کا فائدہ دیکھا کہ کسی طریقے سے یہ پراجیکٹس ٹینڈر کے ذریعے ہوں اور paid projects ہوں اور ہماری جیبوں میں directly کچھ چلا جائے۔ اگر یہ loans ہماری balance sheet پر نہ چڑھتے تو ملک کی یہ پوزیشن نہ ہوتی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: دو منٹ اور لوں گا۔

جناب چیئرمین: دو، دو منٹ بہت ہو گئے۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جناب چیئرمین! انہوں نے چالیس چالیس منٹ تقریریں کی ہیں اور صرف یہ کہا ہے کہ IMF سے dictated بجٹ ہے، فلاں بجٹ ہے۔ میں حیران ہوں اس بجٹ کو آپ خود دیکھ لیں کہ اس میں IMF کی dictation کہاں شامل ہے۔ جناب چیئرمین! میں صرف

اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ملک ایسے چلایا ہے، ایسے چلایا ہے، 2008 سے 2013 تک پیپلز پارٹی نے 25 ارب ڈالر قرضہ لیا ہے اور 2008 سے لے کر پیچھے چلے جائیں ساٹھ سالوں میں 34 ارب ڈالر قرضے لیے ہیں۔ انہوں نے پانچ سالوں میں پچیس ارب ڈالر لیے اور جو پی ایم ایل (ن) کی حکومت آئی انہوں نے پانچ سالوں میں اتنا قرضہ لیا جو ساٹھ سالوں میں پاکستان نے لیا تھا۔ 34 ارب ڈالر ساٹھ سالوں میں پاکستان نے لیا تھا انہوں نے پانچ سالوں میں چونتیس یا پنتیس ارب ڈالر لیا۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اتنے بڑے قرضے لے کر اگر پاکستان کی balance sheet پر اتنے قرضے چڑھا دیں گے، آپ اس ملک کو معاشی طور پر کیسے viable کریں گے۔ معاشی طور پر viable کرنے کا ہمارے پاس صرف ایک طریقہ ہے جو عمران خان صاحب نے آ کر import کو decline کروایا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں جو فضول لگژری ہم منگوا رہے تھے اور ہم ان items کے اوپر اپنا foreign exchange ضائع کر رہے تھے اس کو decline میں لائے ہیں۔ اپنی export کو بڑھانے کے لیے right directions دی ہیں۔ اپنی export کو بڑھانے کے لیے انڈسٹری کو initiative دیئے ہیں۔ اپنی special teams بنائی ہیں جو انڈسٹری کے ساتھ engage ہیں ان کو ان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ جناب والا! عمران خان صاحب کی nature سیاسی شعبدہ بازی کی نہیں ہے۔ He is a true leader وہ کہتے ہیں پارٹی یا ووٹ بعد میں، پہلے میرا ملک، پہلے میرے ملک کی معیشت، پہلے میرے ملک کا future ہے۔ جناب چیئرمین! جو اقدامات ہم نے کئے ہیں پہلے سال، دو سال سب شور کر رہے تھے اور وہ جو کہتے تھے گھبرانا نہیں وہ بالکل درست کہتے تھے۔ پاکستان کے پاس reserves سات ارب ڈالر تھے اور پانچ یا چھ ارب ڈالر کے short term loans تھے، وہ کیسے نہ کہتے گھبرانا نہیں ہے، آپ کا ملک default کرنے جا رہا ہے۔ آپ کو کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو کہ میں نے اس کو کیسے چلانا ہے چونکہ اس شخص کی نیت صاف ہے، اس کا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہے، اللہ تعالیٰ اس کی غیبی مدد کرتا ہے۔ لوگوں نے ثواب کی نیت سے ہمیں ڈالر دیے، آج الحمد للہ 16 or 18 ارب ڈالر کا بیلنس ہے۔

جناب چیئرمین! Discussion کافی لمبی ہے لیکن میں صرف اتنی request کرتا ہوں کہ ہمارے تمام opposition کے لوگ ہیں یہ بھی، چن کر اور selection کے بعد یہاں

پر پہنچتے ہیں، وہ بھی اپنے حلقوں میں، اپنے لوگوں میں، اپنی youth میں یہ impression دیں اور guide کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ export oriented activities میں آئیں، وہ IT and medical transcription میں آئیں۔ اس وقت international boundaries ختم ہو چکی ہیں، ہمارا خضدار کا بچہ، ہمارا نوشکی کا بچہ، ہمارا ژوب کا بچہ، ہمارا کشمیر کا بچہ اور جو بچہ جہاں پر بیٹھا ہے اگر اس کے پاس ایک laptop ہے اور وہ IT پر کام کر رہا ہے، چاہے جس بھی field میں کام کر رہا ہے وہ اچھی income بھی کما سکتا ہے اور باہر سے foreign exchange بھی آئے گی، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، عبدالقادر صاحب، وزیر صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آج wind up speech آپ نے کرنی ہے؟

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وفاقی وزیر برائے ریلوے): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ مجھے وقت نہیں دیا گیا، مجھے تھوڑا وقت دیں تو میں railway پر بات کر لوں یہ اہم وزارت ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو بعد میں وقت دے دیں گے، ابھی رضا ربانی اور تاج حیدر صاحب نے بات کرنی ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! تھوڑا وقت دے دیں، ان شاء اللہ میں ان کے لیے وقت بچالوں گا۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب ناراض ہو کر چلے گئے ہیں کہ railway کی بات سننی نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: نہیں رضا صاحب واپس آ رہے ہیں، ان شاء اللہ میں پانچ منٹ میں ختم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Railways

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بنیادی طور پر سینیٹر عبدالقادر کی مدلل تقریر کے بعد شومئے قسمت اور آج Guinness book میں سینیٹر مشاہد حسین سید کا نام آئے گا وہ اس لحاظ سے، انہوں

نے اپنی زندگی کی سب سے قلیل تقریر ماشاء اللہ سے 10 minutes and 35 seconds میں ختم کی۔

جناب چیئرمین! Railway کی تصویر اس طرح ہے کہ یہ ہمارے ملک کی economy کی ریڑھ کی ہڈی ہے، خدا کے فضل سے ML-I اس کی life line ہے، جو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ جلدی سنیں گے کہ پاکستان - چین کی دوستی کا بہترین مرحلہ آنے والا ہے اور جس کے تحت ہم جلدی tendering process پر جانے والے ہیں اور اس کے بعد یہ work ground پر شروع ہوگا۔

جناب والا! Prime Minister عمران خان اور ان کی پوری team نے railway میں جو re-structuring کا programme دیا ہے، جس کو Dr. Ishrat Hussain lead کر رہے ہیں وہ ہی ہمارے دکھوں کا مداوا ہے، اس کے علاوہ نہیں ہے۔ اگر ہم نے اس کو business پر چلانا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے آپ میرا پیغام Dr. Ishrat صاحب کو دیں، وہ ایوان میں آ کر کسی دن بتائیں کہ انہوں نے آج تک کیا re-structuring کی ہے، اس ایوان میں کوئی report ہی submit کریں۔ ہمیں پتا تو چلے، تین سالوں سے بیٹھے ہیں ہمیں ان کا کچھ کام دیکھنے میں تو نہیں آ رہا۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! ان شاء اللہ تعالیٰ میں وہ plan لیکر آؤں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے اس سے جتنے بھی state enterprises ہیں وہ اپنے نقصان سے نکلنے کے لیے، میں آج سیاسی باتیں کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں، ورنہ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہم نے اس کو خود اندر سے تباہ کیا ہے، تیس سال اور چالیس سال پہلے کہاں تھے؟ اور آج جو کام ہو رہا ہے انہی کے vision کے مطابق ہو رہا ہے کہ state enterprise 1.1 trillion کا نقصان کر رہی ہیں، تو جناب والا! آپ مجھے کب وقت دیں گے؟

جناب چیئرمین: ہم آپ کو ایک دن specially بلائیں گے، آپ آ کر railway پر پورا brief کریں اور ایوان کو بتائیں، یوسف رضا صاحب خود railway کے وزیر رہے ہیں ان کو پتا ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: دو چیزیں ہیں، میڈیا کے جو کارکن ہیں، سارے نہیں میں ان کے لیے کچھ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس طریقے سے بجٹ پر Prime Minister and President اپنا اپنا تصور پیش کر رہے ہیں، سینیٹ کی کمیٹی میں بھی بتایا ہے کہ Pakistan Railways کے minister کا پچھلے 35 months کا خرچہ، سرکاری تنخواہ وظائف کی مد میں غریب اور یتیم بچوں کے لیے جارہا ہے، اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی مراعات نہیں، total تین سالوں یا 35 months کا خرچہ صرف 2 لاکھ روپے ہے، کروڑوں اور اربوں روپے کے ہم نے باہر کے trip لگائے ہیں، 2 لاکھ کس بات کے ہیں؟ وہ اس بات کے ہیں کہ جب میں Science and Technology کا وزیر تھا تو Atomic energy Commission نے مجھے باہر بھیجا اور میں جب business class میں گیا تو business class and economy class میں جو difference تھا وہ میں نے خود دیا، یہ وہ پونے دو لاکھ یا دو لاکھ روپے ہیں جو میرے تین سالوں کا خرچہ ہے، اس کے علاوہ اور ہر چیز حرام ہے، رات کے وقت میڈیا پروگرام میں جتنے بھی بھاشن دینے والے بیٹھے ہوتے ہیں ان سے میری گزارش ہے ذرا دیکھ لیں، میں Science and Technology کا وزیر رہا، پارلیمانی امور کا رہا، Anti-Narcotics کا وزیر رہا اور اس کے علاوہ میں Railways کا وزیر ہوں۔ میری ان تین سالوں کی کارروائی دیکھ لیں، یہ عمران خان کی کارکردگی کی نشانی ہے اور اس کے وزیر کی نشانی ہے۔

جناب والا! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آج ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ جیسے آج آپ Royal Palm کی بات کر رہے ہیں، صرف دو TV کے anchors نے کہا ہے، ان کو کچھ پتا نہیں Royal Palm پر مقدمہ تھا، Supreme Court نے اس کو دو سال پہلے انہی لوگوں کے حوالے کیا جو پہلے ہی اس کو چلا رہے تھے اس لیے کہ Supreme Court Royal Palm کو نہیں چلا سکتی تھی، دو سالوں میں انہوں نے 54 لاکھ روپے کا نقصان کیا اور وہ جو بتا رہے ہیں کہ اعظم سواتی امریکہ سے ایک آدمی لے کر آیا ہے جس کے حوالے Royal Palm کیا ہے، خدا کا شکر ہے پہلے تو میں اس کو نہیں جانتا تھا، میرا دوست اس کو لے کر آیا ہے، تین مہینوں میں

COVID اور رمضان کے باوجود اس نے دس کروڑ روپے بچا کر دیے ہیں، پچھلی انتظامیہ کے دوسالوں میں 54 لاکھ روپے کا نقصان اور تین مہینوں میں شاہ رخ نے دس کروڑ روپے railway کو بچا کر دیے ہیں، اس کو بھی میں اپنے سر پر لیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ وہ وزیر ہے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: نہیں Sir, it is, because it is my ministry I have to share with the, خدا کے فضل سے یہ وہ وزیر ہے جس نے بحیثیت وزیر کے ایک دوسرے وفاقی وزیر کو حج corruption case میں لٹکایا اور ہمارا عدالتی نظام اتنا سست ہے، چھ سالوں کے بعد اس کو ایک technical ground پر چھوڑ دیا، کیوں؟ آج ہمارے عدالتی نظام کو درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ چور اور شاہد میں، جھوٹے اور سفید میں تفریق ہوسکے، اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ پارلیمنٹ میں عدالتی نظام کو آپ لے کر آئیں، اگر اربوں روپیا میرے account میں آیا ہوا ہے اور میں یہ کہوں کہ مجھے تو کوئی پتا نہیں میرے account میں کس طرح آیا۔ خدارا اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ NAB کو ہم strengthen کر سکیں، FIA کو strengthen کر سکیں، Anti-corruption کو strengthen کر سکیں اور اس ایوان میں آ کر کم از کم سچائی اور صداقت کی بنیاد پر اپنی کارکردگی قوم اور ملک کے سامنے پیش کر سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اب سنیں سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کو، ان کے پاس کاغذات بہت زیادہ ہیں، رضا صاحب کاغذات بہت زیادہ ہیں لیکن وقت کا پتا ہے، آپ نے خود بتایا ہوا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جی میں بالکل مختصر کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! فاضل وزیر صاحب نے اتنا وقت لے لیا، بات کر رہے تھے پہلے تین سال بھی تو CPEC تھا اس وقت کروالیتے لیکن بحر حال Mr. Chairman! I will be very quick and therefore, I will be just running through things. یہ کہا جارہا ہے یہ بجٹ بڑے wise لوگوں نے بنایا ہے اور شاید it seems that the wise men of Gotham have made this

budget and they include second grade IMF officers, Pakistani employees of the IMF and crony capitalist.

جناب چیئرمین! یہاں پر مجھے مولانا رومی کی ایک بات یاد آرہی ہے، مولانا رومی نے یہ فرمایا تھا کہ اگر میرا علم مجھے انسانوں سے محبت کرنا نہیں سکھا سکتا تو ایک جاہل مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ یہ جو wise men of Gotham جنہوں نے یہ بل بنایا ہے یہ ان کے لیے صادر ہوتی ہے۔

Mr. Chairman! there are two budgets; one of the Government and the other of the common man. When you place in juxtaposition the budget of 2021-2022, there is no link whatsoever between the two. The first budget provides for no relief to the common man in the shape of prices of essential commodities, wheat, sugar, daal, meat, petroleum prices, electricity and gas tariff. The budget document does not show any serious effort to bring down food inflation. In fact various taxes still apply to essential kitchen items like sugar and edible oil.

Mr. Chairman, IMF is the new East India Company in Pakistan. Pakistan has willingly batted away its financial sovereignty and knowingly become colony of financial colonialism.

Mr. Chairman, on the 11th of June, while talking to Geo in "Naya Pakistan" programme, the Finance Minister said and I quote that "the fund has asked Pakistan to present the budget so that negotiations would continue." This also implies that the debate both in the National Assembly and the Senate and the voting in the National Assembly is a fuss because actually the budget will be decided at the conclusion of the IMF negotiations Mr. Chairman. Therefore, the sovereignty rests with IMF and unfortunately not with Parliament. It is a matter of

shame that in his post budget press conference, the Finance Minister says that he had asked, and this is a matter of great shame, Mr. Chairman, that he asked for six months extension in the construction amnesty scheme. This again proves that the financial decision is not of the Government of Pakistan but of the IMF.

The Special Assistant to the Prime Minister on Finance and Revenue in Geo's programme "Ajj Shahzeb Khanzada Ke Sath" on 11th June, 2021, said that the IMF had some reservations about not increasing the electricity tariff and new resource generation taxes. He further said that it was decided that par tariff would be increased by Rs. 4/- per unit. The electricity rates have already been increased by Rs. 1.9 paisa's per unit and the increase of Rs. 190 per unit has only been deferred. He further admitted that already the electricity tariff has been hyped by 40% under the IMF agreement. The Government feels that it has an advantage like Mushahid Hussain said with the United Sates in terms of the US withdrawal from Afghanistan. Therefore, it would be able to use the leverage with the US to soften the IMF advantage. Mr. Chairman, the question arises here what is the political price.

وہ کون سی سیاسی قیمت ہے جو پاکستان کو اس سلسلے میں ادا کرنا پڑے گی۔ کیا bases کی صورت میں، یہ درست ہے کہ Prime Minister نے فرمایا ہے کہ وہ bases دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے پاس پاکستان کی تاریخ ہے جہاں پر اس وقت کی حکومت کو بھی علم نہیں تھا لیکن سشمی بیس پاکستان سے operate ہو رہا تھا۔ جناب چیئرمین! یہ حقیقت ہے کہ جب پارلیمان کی کمیٹی نے سشمی بیس کے کاغذات مانگے تو وہ کاغذات نہ GHQ میں موجود تھے اور نہ ہی

Presidency میں موجود تھے، وہ کاغذات نہ ہی Foreign Affairs اور نہ ہی Defence Ministryمیں موجود تھے

but Shamsi Base was a reality. So how can we take what the Prime Minister has said on its face value?

جناب چیئرمین! دوسری بات، کیا بیس کے علاوہ اس پر کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے کہ کیا امریکہ کو air corridors and ground facilitiesکے استعمال کی اجازت دی گئی ہے یا نہیں۔ کل ہی آپ نے دیکھا

that perhaps the biggest cargo aircraft landed in Karachi which came from Kabul. Now that could not have landed in Karachi or could not have flown over Pakistani air space if the air corridor had not been agreed to. So we want to know that is that a price that Pakistan is paying in terms of the air corridor. Ground support is another question. Mr. Chairman, I am being as quick as possible.

یہ تمام pricesبڑی مہنگی pricesہیں جو پاکستان کو pay کرنا پڑیں گی۔

Mr. Chairman, the Finance Minister in his post budget press conference said that the petrol price hike is expected in the future.

وہ futureبجٹ کے پاس ہونے سے پہلے آیا جب petrol pricesکو hikeکر دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ بیس روپے فی لیٹر IMFکی requirementہے اور اس کو ہم وہاں تک بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس سے پہلے ہمیں اس چیز کو مد نظر رکھنا پڑے گا کہ یہ بھی Finance Ministerنے کہا کہ oil prices ہم expect کر رہے ہیں، جن presumptions کی بات سینیٹر مشاہد حسین سید کر رہے تھے کہ ہم expect کر رہے ہیں کہ امریکہ ایران سے sanctions کم کرے گا تو Iranian oil marketمیں آئے گا لہٰذا تیل کی قیمت کم ہو گی۔ what a perception to work on Mr. Chairman, امریکہ ایران سے sanctionsکب withdrawکرے گا، نہیں کرے گا۔ حال ہی میں دو دن پہلے ہم نے یہ سنا کہ deferred paymentپر Kingdom of Saudi Arabiaسے بات ہوئی اور 1 5.

billion کی بات ہوئی۔ جناب چیئرمین! ہم یہاں پر پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب پہلے سعودی عرب کے ساتھ deal ہوئی جس میں انہوں نے پیسے یہاں پر جمع کروائے اس وقت انہوں نے 300 billion کی بات کی تھی، اس میں سے 150 billion کی اب بات کیوں کی جارہی ہے۔ پاکستان کے پاس جو پیسے جمع کروائے گئے تھے وہ پیسے واپس کیوں کیے گئے؟ کیونکہ پاکستان اس وقت political قیمت دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ How can we say that this budget will bear fruit. minimum wage جو ہے وہ 20000 per month کر دی گئی ہے۔ آپ اگر اس کو in juxtaposition رکھیں مہنگائی کے ساتھ then this is 0.00000 minus 0% اس کی increase بنتی ہے۔ کل بہت بات ہو رہی تھی کہ business friendly ہونا چاہیے لیکن ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ مل کا پہیا پاکستان کا مزدور چلاتا ہے اور مزدور کو جب تک دو وقت کی روٹی نہیں ملے گی، مزدور کا پیٹ جب تک نہیں بھرے گا اس وقت تک مل کا پہیا چل نہیں پائے گا۔ اس حکومت کے اندر cartels نے increase کیا ہے، contract labour کو فروغ دیا گیا ہے تاکہ وہاں پر minimum wage applicable نہ ہو۔

The budget makes concessions to the marketing sector including textiles, pharmaceutical industries, mobile phones and SMEs through reduction in import duties on raw materials and lowest GST.

جناب چیئرمین! اب میں NFC پر آتا ہوں۔ There continues to be a violation of Article 160 of the Constitution 1973. دس سے گیارہ سال گزر گئے ہیں اور NFC ابھی تک نہیں دیا گیا۔ یہاں پر ایک constitutional amendment پڑی ہوئی ہے جو Article 160 کے تحت ایک نیا clause 5(a) introduce کرنے کی بات کرتی ہے اور وہ نیا clause یہ ہے کہ اگر NFC Award پانچ سالوں کے اندر announce نہ ہو تو نیا بجٹ صرف اس وقت آسکتا ہے جب سینیٹ سے اجازت لی جائے کہ NFC ہم نہیں دے سکے اور سینیٹ اس بات کی اجازت دے کہ ہاں آپ بجٹ لا سکتے ہیں with the old NFC. اسی کے اندر ایک اور provision ہے،

It is a deterrent for governments to complete NFC in time, that Senate while giving permission can increase the NFC Award by 1% in favour of the provinces so that they get an additional 1% in the new budget.

Now Mr. Chairman, very quickly I am coming to the overspendings of this Government. The Government provided billions of rupees as supplementary grants for VVIP aircrafts, helicopters, residences, rest houses and to cover intelligence agencies expenses. Last year Pakistan lost the Hyderabad fund case in the UK. It has to pay Rs.1.2 billion on account of legal fees. The Government has made a payment of 433 million to Broadsheet as a NAB payment for the final award. An additional amount of 32 billion was spent on the maintenance of spare parts of the VVIP helicopters, Cessna and Gulfstream aircrafts. An amount of 992 million was given to the Intelligence Bureau and supplementary grants were given in addition. We are talking about 10 per cent increase in the salaries of Government employees but in practical terms,

اس کا ایک employeeپر کتنا فرق پڑتا ہے،وہ میں آپ کے سامنے رکھتاہوں۔جوGrade-1 کا employee ہے، اس کی basic pay 9,130 rupeesہے۔اس کے لئے جوincreaseہے،وہ آپ سن کر حیران رہ جائیں گے۔اس کے لئے 10فیصدincreaseصرف 913روپے ہے۔اس وقت جو مہنگائی چل رہی ہے،وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ جوGrade-2کا employeeہے،اس کی basic pay 9,310 rupeesہے۔اس کے لئے10فیصد اضافہ صرف931روپے ہے۔

I will just take two minutes as I know that Minister for Finance is here. I am just winding up.

Mr. Chairman! the Finance Bill has proposed some fundamental and sweeping powers for the FBR and

Customs officers for arresting and prosecuting taxpayers and retailers. The FBR is being converted into a Mini-NAB. In the Finance Bill, the definition of retailer in Section (2) of the Customs Act has been amended and included in the definition of smuggling.

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دکان میں foreign ketchup کی ایک بوتل shelf پر رکھی ہے اور وہ کسی چھاپے کے دوران اس کے documentation نہیں دکھا سکتا so he can be arrested. اس کے علاوہ Section 203-A آپ کے سامنے ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ Income Tax Ordinance, Section 127 میں جو appeal کی بات ہے اور اس میں یہ amendment لائی جارہی ہے کہ No appeal shall be laid by a taxpayer against an order of assessment unless the taxpayer has paid the amount of tax due. اگر اس نے وہ amount pay ہی کرنی ہے تو پھر اس کے tax دینے کا اور کیا فائدہ ہوگا۔اسی طرح Income Tax Ordinance کے Section 99 (c) and (d) کو بھی amend کیا جارہا ہے

which is simply to frustrate the jugdement of Supreme Court in the Mustafa Impex Case.

جناب! Section 80 کو amend کرکے پہلی دفعہ power of arrest introduce کی جارہی ہے۔اس سے assessment سے پہلے کسی کو گرفتار کیا جاسکے گا۔اس کے بعد اس کے خلاف proceed کیا جائے گا۔اس کے بعد اگر ITO یہ find کرلے کہ یہ arrest غلط ہوا ہے تو پھر وہ اسے چھوڑ دے گا۔آخر میں صرف ایک بات کہوں گا۔یہ سننے میں آرہا ہے کہ Finance Minister نے کہا ہے کہ Finance Bill میں Section 203-A کو reconsider کیا جارہا ہے۔یہ ایک اچھی بات ہے لیکن یہ جو سننے میں آرہی ہے کہ

the power of reconsideration would rest with the finance minister and a Committee of two other people. That is not acceptable. That power has to be done away with

and there can be no Committee to sit as oversight on it. I am very grateful. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. On the invitation of Senator Sana Jamali, students of Institute of MTBL from Hala and Bagh Districts are sitting in the Gallery. We welcome them. Yes, Mr. Shaukat Tarin, Minister for Finance.

Statement by Mr. Shaukat Fayyaz Ahmed Tarin, Minister for Finance on the Finance Bill, 2021-22

جناب شوکت فیاض احمد ترین (وزیر برائے خزانہ): شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Thank you very much for inviting me here. I want to thank the Senate Standing Committee on Finance and Revenue. I think we had very useful discussions there. I went there twice. Day before yesterday was the second time when I went there.

ان کے ساتھ بڑی detailedمشاورت ہوئی۔ کمیٹی کی جتنی بھی recommendationsہیں،ان میں سے میں نے جو ،جو دیکھا ہے، میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم انہیں acceptکریں گے۔ابھی میرے بھائی سینیٹر میاں رضا ربانی نے ایک بہت اہم بات کہی جو power of arrestکے متعلق ہے۔اس کا contextکیا ہے؟اس کا contextیہ ہے کہ FBRکی harassmentسب کا issueہے۔سب یہ کہتے ہیں کہ اسی harassmentکی وجہ سے taxpayer ٹیکس fileنہیں کرتا۔اس بجٹ کے دوران ہم نے ایک major decisionلیا ہے کہ ہم نے self-assessment کو restore کر دیا ہے۔ Universal Self-Assessmentکا مطلب یہ ہے کہ جو taxpayerہے،وہ خود اپنی assessmentکرے گا۔وہ یہ electronicallyبھی دے سکتا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے۔اس کے بعد اگر tax officerیہ سمجھتا ہے کہ اس میں کوئی چیز missingہے تو وہ واپس اس کے پاس نہیں آسکتا۔اس کے لئے پھر ہم ایکThird-party create کریں گے۔اس میں

ICAP سے group of chartered accountants لئے جائیں گے۔ان کی sanctity پھر through court or whatever لیں گے کیونکہ یہ سارا نظام ایک legal structure کے تحت ہونا چاہیے۔Tax officer وہ statements پھر اس third party کے پاس بھیجے گا۔

جناب !اس میں بھی ہم کوئی 5 سے 6 فیصد audit کریں گے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ FBR سے audit کے لئے جتنی بھی recommendations جائیں گی،ان سب کو 100 per cent نہیں دیکھا جائے گا۔ہم نے صرف ایک deterrent create کرنا ہے۔آپ یقین کریں کہ جو already taxpayer ہے،اسے گرفتار کرنے کے لئے coerce نہیں کیا جائے گا۔اس سے third party گفتگو کرے گی کہ ہم نے آپ کا audit کیا ہے اور اس میں یہ gaps آرہی ہیں ۔اس کے بعد وہیں ان کا decision ہو جائے گا۔ہمارے پاس اس وقت fifteen million لوگوں کی profiles آگئی ہیں۔ان کے electricity bills, telephone bills and bank accounts بھی آگئے ہیں۔جن کے profile میں یہ ہے کہ انہیں tax دینا چاہیے اور وہ نہیں دے رہے ہیں تو FBR پھر بھی نہیں جائے گی کیونکہ وہ وہاں coerce and harass کرے گی۔اس کے لئے بھی ہم third party کا سوچ رہے ہیں ۔اس کے علاوہ ہم دوسری organizations کا بھی سوچ رہے ہیں جیسے traders, doctors or bankers organizations ہیں۔ان سے کہا جائے گا کہ وہ ان سے بات کریں۔اگر پھر بھی لوگ نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہم tax نہیں دینا چاہتے تو اس کے ذریعے ہم ایک deterrent create کرنا چاہتے ہیں۔Section 203-A بالکل reform ہو جائے گا۔سینیٹر شیری رحمٰن نے ہم سے کہا ہے کہ ہم اسے reform کریں بلکہ میں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں reform draft دیں۔ We are going to do it in a way which is satisfactory to everybody کیونکہ یہ ایک بہت بڑا issue بن چکا ہے۔

جناب ! میں نے اس وقت کہا کہ چونکہ I am not a professional FBR guy so people should have little faith in me. I am going to use Chairman, FBR and may be a member also کیونکہ

On a very selective basis۔ individual کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی بہت بڑا defaulter ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے tax نہیں دینا ہے تو I think we could after a due process with the ability of deterrence, arrest him. I do not say that we simply walk in and arrest him. یہ اس سے پہلے ملک میں نہیں ہوا ہے۔ رضا ربانی صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ باقی ممالک میں یہ ہوتا ہے۔ دوسرے ممالک میں Leona Helmsley arrest ہو جاتی ہیں، Lester Piggott بھی گرفتار ہو جاتا ہے اور Steffi Graf کا باپ بھی arrest ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہ چاہیے کہ اس کو رہنے دیں کیونکہ اس کی بڑی high level پر scrutiny ہو گی۔ This is what I have to say. دوسرا، آپ کی جتنی بھی recommendations ہیں ہم انہیں accept کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس میں دو چار چیزیں ضرور ہوں گی، ایک یہ جو Finance Bill میں Section 302-A میں ایک misnomer سی clause آئی ہے۔ ابھی میں نے National Assembly سے winding up نہیں کی۔ Food items کے اندر جو بھی sales tax تھا وہ ہم نے remove کر دیا ہے۔ اس میں دودھ، آٹا اور دیگر اشیاء شامل تھیں۔ یہ سب anomalies ہم نے ختم کر دیں ہیں۔ یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ machinery کے اندر بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر tax لگ رہا ہے تو ہم وہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اگر productive capacity بڑھ رہی ہے تو ہم انہیں بھی tax میں شامل نہ کریں۔ But some of the things which have been said, I think جہاں پر exemptions ہیں وہ remove کر دی گئیں ہیں۔ IMF نے تو ہمیں کہا تھا کہ 700 ارب روپے کے مزید نئے taxes لگائیں۔ یہ تو میں تھا، میں کھڑا ہو گیا اور ہم نے کہا کہ اس میں مزید taxes نہیں لگیں گے۔ یہ coercive ہیں۔

This is basically not going to help our economy.

(اس موقع پر ایوان میں ڈسک بجائے گئے)

جناب شوکت فیاض احمد ترین: آپ دیکھیں کہ انہوں نے تو کہا تھا کہ صرف income tax پر 150 ارب کے مزید taxes لگائیں۔ ہمارے ملک میں total income tax جو ہے وہ تقریباً 1300 ارب روپے اکٹھا ہوتا ہے اور IMF کہہ رہا تھا کہ اس پر مزید 150 ارب لگا دیں تو

میں نے کہا کہ .this is not progressive ہم tax base کو widen کریں گے۔ جو tax نہیں دیتے ہم انہیں اس میں شامل کریں گے۔ That was progressive, this is regressive. We are trying to do our best so I want to thank you, I want to thank, you know, the committee, I want to thank the Senate of Pakistan کہ انہوں نے مجھے جو حوصلہ دیا اور ان شاء اللہ ہم مل کر جو، جو آپ کی recommendations ہیں اُسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

Mr. Chairman: The motion has been talked out. I will now read out the prorogation order received from the President:

> "In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 25th June, 2021."

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President
Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]

Index

Mr. Ali Muhammad Khan..... 11, 12, 13, 14, 16, 17, 18
Mr. Shafqat Mahmood 9, 10, 11
Senator Mushahid Hussain Sayed..... 28
Senator Mustafa Nawaz Khokhar 18
Senator Saifullah Abro 8, 9
جناب شوکت فیاض احمد ترین 50, 52
جناب علی محمد خان 11, 14, 15
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 3, 6
سینیٹر سردار محمد شفیق ترین 4
سینیٹر سید فیصل علی سبزواری 20, 23, 26
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 2, 3, 6, 19
سینیٹر شیری رحمٰن 19
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 7, 40, 41, 42, 43
سینیٹر محمد عبدالقادر 35, 38
سینیٹر مشاہد حسین سید 28, 29, 31
سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر 18, 19
سینیٹر میاں رضا ربانی 19, 43